۳۹۳ ۱۱

لعو صنایع بدیعہ و مکارم و فضل خلاق زمین و آسمان

الحمد للہ والمنہ کہ کتاب لاجواب مصنفہ جناب منشی سید نجم الدین احمد صاحب سندیلوی

تاریخ گجرات

۱۸۹۱ء

۱۳۰۸ھ

CHECKED - 1963

حسب فرمایش شایقان باہتمام شیخ وزیر علے محلہ پاٹا نالہ

در مطبع نامی گرامی شوکت اسلام واقع لکھنؤ طبع پذیر شد

UNLOCKED 1980

Checked 1967

۲۹۳۱۱ ۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد اوس خدائی پاک کو — نور ایمان جسنے بخشا خاک کو
خاک کو پُرنور سرتاپا کیا — قطرۂ ناچیز کو دریا کیا

حمد وسپاس بیقیاس اوس سلطان دارین کو سزاوار ہی کہ جسنے بمصداق اَذا اراد اللہ شیئاً ان یقول لہ کُن فیکون کے ایک اشارۂ کُن سے تمام عالم کو منصۂ ظہور مین لاکر انسان کو اشرف المخلوقات فرماکر اپنی تسبیح وتقدیس مین مشغول فرمایا اور حمد وشکر اوس خداوند جلیل وعلا کو سزاوار ہی کہ جسنے روے زمین پر انواع اور اقسام کی نعمتین اور رنگ برنگ کے پھول پیدا کرکے اپنی قدرت کاملہ لوگونکو دیکھلائی اور گروہ انسان سے انبیاے اعظام کو واسطے ہدایت عالم کے مبعوث فرمایا اور لغت اوس شہنشاہ زمین وزمان سیاح لامکان مقرب پروردگار نوردیدۂ چار یار باعث تخلیق عالم شافع ہر بنی آدم سلطان عالیجاہ حریم خاص لی مع اللہ متصف طہ ویسین سید الانبیا سند الاصفیا محب الفقر محبوب کبریا حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو زیبا ہی کہ جسنے کفر استان کعبہ کو ایک دم مین سٹایا

اور چراغ اسلام کو شرق سے غرب تک روشن کیا وہی ظہور آدم کا باعث ہے وہی مقصود ہو کل آفرینش کا وہی مالک ہو عالم کا وہی شافع ہو بنی آدم کا صلی اللہ علیہ وسلم اب بعد حمد نعت کے یہ ہیچمدان ناچیز بندگان صمد سید نجم الدین احمد ابن سید عنایت حسین ابن سید نجابت حسین متوطن قصبہ سندیلہ صوبہ اودہ من اولاد امجاد حضرت مخدوم سید علاء الدین الواسطی الحاجزی رحمتہ الباری گذارش کرتا ہو کہ بباعث بے شغلی وخانہ نشینی کے یہ خیال آیا کہ تاریخ فرشتہ مین شاہان گجرات کا ذکر شرح وبسط کے ساتھہ موجود ہو مگر ہر ایک شخص اس سے فائدہ مند بوجہ گران قیمت وزبان فرس کے نہین ہو سکتا ہو لہذا اس بندہ ناچیز نے اس تاریخ کو اردو زبان مین بہ عبارت سلیس ترجمہ کرکے ارباب قدردان کے حضور مین پیش کرتا ہون امید کہ میری غلطیون پر نظر نہ فرماکے مجھکو دعائے خیر سے یاد فرماوین -

Checked 1987

بر رسولان بلاغ باشد وبس

الا اے خردمند فرخندہ خوے ہنرمند نشنیدہ ام عیب جوے

واقعات شاہان گجرات مظفر شاہ بادشاہ اول

پہلا بادشاہ اس خاندان کا مظفر شاہ ہوا اور مورخون نے اوسکے حالات کو اسطرح بیان کیا ہی کہ سلطان فیروز شاہ بادشاہ دہلی نے فرحت الملک کو صوبہ دار گجرات مقرر کرکے صاحب اختیار کر دیا تہا چونکہ فرحت الملک کے دماغ مین بوے بغاوت پیشتر سے بھری ہوئی تھی گجرات مین پہونچتے ہی زمیداران وکافران صوبہ گجرات کو اپنے متفق کرنے لگا اور تالیف قلوب کیوجہ سے رسم بت پرستی کے رواج دینے مین ساعی ہوا اوسوقت گجرات کے عالمون نے

عرضی بادشاہ کیخدمت مین بھیجی کہ فرحت الملک بغاوت کا ارادہ کرکے رسمیت سے
کو رواج دیتا ہی شاہ دہلی نے ۳ ربیع الثانی ۷۹۳ھ ہجری کو ظفر خان ابن
وجیہ الملک کو کہ امرائے عظام سے تھا خلعت خاص عنایت فرماکے معہ چتر
سفید و بارگاہ سرخ کہ مخصوص بادشاہون کے لیئے ہی دیکے اور خود بھی کچھہ دور
ساتھہ جاکے گجرات کو رخصت فرماکے فرحت الملک کو معزول کیا ظفر خان کو
راستہ مین معلوم ہوا کہ تاتار خان ولد ظفر خان کے لڑکا پیدا ہوا
احمد خان نام رکھا گیا ظفر خان شگون نیک سمجھکر کوچ بکوچ ناگور کو پہونچا
ناگور والون نے نظام مفرح الملقب بہ فرحت الملک کے ظلم کی شکایت کی
ظفر خان نے ایک خط نظام مفرح کو لکھا کہ بادشاہ نے تمہارے ظلمون کی شکایت
کی خبر سنکر گجرات کا حاکم مجھے کیا ہی تمہارے ذمہ جو چند سال کا خراج باقی ہی اوسکو
لیکر دہلی کو چلے جاؤ نظام مفرح فرحت الملک نے جواب لکھا کہ مین حاضر ہوتا ہون
حساب سمجھا دونگا پس ظفر خان روانہ ہوا موضع کانتھون مین دونونکا مقابلہ
ہوا طرفین کے آدمی مارے گیئے نظام مفرح کو شکست ہوی نہروالہ کو بھاگ گیا
اور ظفر خان مظفر و منصور نہروالہ مین پہونچکر عدل و داد مین مشغول ہوا اور ۷۹۶ھ
کو قلعہ ایدر کے محاصرہ کو روانہ ہوا کئی مرتبہ سخت لڑائی ہوئی کشتون کے ڈھیر
ہو گیئے مگر ظفر خان کی ہر مرتبہ فتح ہوئی بتخانہ وغیرہ منہدم کیئے گیئے لڑکیان اور
لڑکے غلام و لونڈی بنائے گیئے آخر کو راعہ ایدر تنگ ہوکر خراج دیکر
صلح کی اسی عرصہ مین خبر پہونچی کہ عادل خان نے قلعہ تہانیسر اور ملک
خاندیس پر قبضہ کرکے بعض پرگنات گجرات پر بھی تصرف کرنا چاہتا ہے
ظفر خان فوراً روانہ ہوا عادل خان نے قلعہ بند ہوکر عالمون کے ذریعہ سے
صلح کی۔ اور ۷۹۷ھ ہجری کو رائے جھرنڈ کو تابعدار کرتا اور بہت سی

لڑکیان خوش جمال اور لڑکے خوبصورت حسین کو قید کرتا ہوا سومنات کیطرف روانہ ہوا اور بت پرستان سومنات کو عاجز کرکے اور انتظام تھانہ وغیرہ کا کرکے جامع مسجد بنوا کر پٹن کو واپس آیا اور ۷۹۸ھ ہجری کو راجہ مندل کی گوشمالی کو جسنے مسلمانونکو سخت عاجز کیا تھا یہانتک کہ مسلمان جلاوطن ہوگئے تھے روانہ ہوا رائے مندل محصور ہوا ہزار ہا تدبیرین کی گئین قلعہ فتح نہین ہوتا تھا کہ غیب سے اوسکا سامان ہوگیا کہ قلعہ کے اندر عارضہ وبا د طاعون کا ایسا زور ہوا کہ ہزارون راجپوت مرگئے اوسوقت راجہ نے پیشکش معقول دیکر صلح کرلی تب ظفر خان واسطے زیارت روضہ خلاصۃ العارفین انیس الواصلین خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ کی اجمیر شریف کو تشریف لیگیا اور اپنی فتحکی دعا مانگ کے جانب جلوارہ و بلوارہ نہضت فرما ہوا اور سرکشونکو سزا دیتا معابد وکنائس کو خراب کرتا ہوا بعد تین سال کے پٹن کو واپس آیا تاریخون کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد اس سفر کے ظفر خان نے اپنے سر پر تاج شاہی رکھلیا اور خطبہ وسکہ گجرات کا اپنے نام کرکے مظفر شاہ خطاب دیا اور ۷۹۹ھ ہجری کو تاتار خان ولد مظفر شاہ کہ وزیر سلطان محمد شاہ دہلی کا تھا عہد سلطان ناصر الدین محمود شاہ مین سارنگ خان سے لڑکر اور اوسکو ملتان کو بھگا کے خود بھی ہوس سلطنت ہین دہلی کو چلا افضل خان کہ وکیل مطلق العنان سلطان کا تھا پانی پت مین پہونچا تاتار خان نے لڑائی مین مصلحت نہ سمجھکے جریدہ دہلی کو پہونچا اور چاہا کہ محاصرہ کرکے دہلی کو فتح کرے مگر افضل خان تعاقب کرتا آگیا تاتار خان مجبوراً گجرات کو روانہ ہوا اور مظفر شاہ کو دہلی فتحکرنے کی ترغیب دی سلطان نے ۸۰۰ھ ہجری کو ایدر فتحکرنے کی غرض سے سمعہ تاتار خان کے روانہ ہوا راجہ ایدر نے خراج دیکر صلح کرلی اوسی

زمانہ مین تیمور صاحبقران کی وجہ سے بہت آدمی بھاگ کر پٹن مین آئے
اور مراعات سلطانی سے بہرہ مند ہوئے اور سلطان محمود شاہ ابن سلطان محمد
ابن فیروز شاہ بھی صاحبقران کے مقابلہ سے بھاگ کے گجرات مین پہونچا مگر مظفر شاہ
نے کچھ خاطر و تواضع نہین کی مجبوراً مالوہ کو چلا گیا۔ اور مظفر شاہ نے پہر ایدر
پر دھاوا کیا رائے ایدر شہاشب بیجانگر کو بھاگ گیا مظفر شاہ نے دو رکعت نماز
قلعہ ایدر مین پڑہکے اور قلعہ ایک سردار کو سونپ خود پٹن کو واپس آیا اور سنہ ۸۰۴ھ
سنہ ۱۴۰۲ء کو کفار سومنات کی سزا دہی کے لیئے کہ تھانہ مسلمانون کا اونھون نے اوٹھا دیا تھا
پہلے تھوڑی فوج روانہ کی پہر خود بھی بہت بڑا لشکر لیکر روانہ ہوا کفارون نے
استقبال کرکے لڑائی شروع کی مگر شکست کھاکر قلعہ دیپ مین محصور ہوئے
مظفر شاہ نے ایک روز مین قلعہ فتحکر کے اور تمام بت پرستون کو قتل کرکے بڑے
بتخانہ کو جامع مسجد بنا کر ایک سردار کو قلعہ و ملک کو سونپ ہندؤن کے لڑکے بالے
قید کرکے مال کثرت سے لیکے پٹن کو واپس آیا اب اوسکے دلمین آیا کہ دہلی کو فتحکرون
پہلے تاتار خان کو خطاب غیاث الدولہ والدین سلطان محمد شاہ دیکر ستور مین پھونچا
مگر محمد شاہ علیل ہوکر انتقال کرگیا بادشاہ نے فتح عزیمت فرمائی۔ اور ساول
کو واپس آیا مگر صحیح روایت یہ ہے کہ تاتار خان نے اپنے بوڑہے باپ کو قید کرکے
اپنا خطاب ناصر الدین محمد شاہ رکھکے اور شمس خان اپنے چچا کو وکیل السلطنت
کرکے دہلی کو روانہ ہوا مگر مظفر شاہ نے خفیہ اپنے بہائی کو ملا کر تاتار خان کو زہر دلوایا
اور تخت پر جلوس کرکے کسی سے کچھہ تعرض نہین کیا بلکہ مخالفین کو احمد شاہ کے
پاس رہنے کا حکم دیا اسی عرصہ مین ہوشنگ شاہ مالوی نے اپنے باپ کو شہید
کرکے مالوہ کا بادشاہ ہوا چونکہ مظفر شاہ اور شاہ مالوہ سے بہائی چارہ تہا
اس خبر کو سنتے ہی روانہ ہوا۔ ہوشنگ شاہ ازبسکہ ناتجربہ کار و نوجوان تہا

مقابلہ پر آمادہ ہوا حالانکہ اوسکا لشکر گجرات کے لشکر سے کہین کم تہا نوبت یہ ہوئی
کہ ہوشنگ شاہ گرفتار ہوکے کسی قلعہ مین محبوس ہوا اور نصرت خان اپنے بہائی کو
حاکم مالوہ کرکے بادشاہ اسا ول کو چلا آیا۔ ایک عرصہ کے بعد ہوشنگ شاہ نے مالوہ
مین بلوہ کی خبر سُنکر عریضہ اپنی مخلصی کے بارہ مین مظفر شاہ کے پاس بھیجا اور نصرت خان
بھی مالوہ سے بہاگ گیا تہا تب سلطان نے سراپردہ برخ وچتر سفید ہوشنگ شاہ کو دیکے
احمد شاہ اپنے پوتے کے ساتہہ مالوہ کو بھیجا اور احمد شاہ نے ہوشنگ شاہ کو تخت
پر بٹہاکے واپس آیا آخر کو مظفر شاہ ماہ صفر ۸۱۴ھ ہجری کو بیمار ہوکر احمد شاہ اپنے سنہ ۱۲ ۱۴ع
پوتے کو ولی عہد کے لایق سمجہکے اور اپنے لڑکون کو اطاعت وتابعداری کا حکم دیکے
۸ ربیع الاول ۸۱۴ھ ہجری کو ایکہتر برس کی عمر مین بیس برس بادشاہت کرکے انتقال کیا سنہ ۱۲ ۱۴ع

ذکر سلطنت احمد شاہ گجراتی انار اللہ برہانہ بادشاہ دوم ۲

احمد شاہ نہایت عادل اور خوش اخلاق اور دانشمند تہا ولادت اسکی ۷۹۳ھ ہجری
مین ہوی بموجب وصیت اپنے دادا کے ۸۱۲ھ ہجری کو تخت گجرات پر متمکن ہوا اور
۸۱۵ھ ہجری کو فیروز خان پسر سلطان مظفر شاہ نے خبر جلوس احمد شاہ کی سنکر بغاوت سنہ ۱۳ ۱۴ع
کی اور حسام الملک اور ملک کریم ومیر محمود ترک وہیبت خان وسعادت خان
ومشیر خان بن سلطان مظفر فیروز خان کے پاس جمع ہوکر کپتائت ہوتے ہوئے
بہروچ روانہ ہوئے اور ہوشنگ شاہ کو ایکہ ورتنکہ (روپیہ) فی منزل دینے کا اقرار
کرکے اپنی مدد کے لیئے طلب کیا سلطان احمد شاہ باوجودیکہ نوجوان تہا مگر عجلت
نکرکے پہلے نصایح اور پندسے سمجہایا جب کچہہ فائدہ نہ ہوا مجبوراً لڑائی شروع کی
احمد شاہ کی فتح ہوئی اکثر لوگ فیروز خان کو چہوڑکر احمد شاہ سے مل گئے سلطان
احمد شاہ آہستہ آہستہ بہروچ کو چلا اور فیروز خان معہ اپنے بہائیون کے

قلعہ بند ہوا دوبارہ پھر احمد شاہ نے فیروز خان کے پاس پیغام بھیجا کہ مجھ سے خدا ئیگان کبیر نے ولی عہد کیا ہے آپکو بھی تابعداری کرنا مناسب ہے جب یہ پیغام فیروز خان کے پاس پہونچا فیروز خان معہ اپنے بھائیون اور رفیقون کے حاضر ہوکر عفو تقصیر کا خواہان ہوا سلطان نے ہر ایک کو منصب وجاگیر عطا کرکے ہوشنگ شاہ کی تنبیہ کے واسطے پہلے عماد الملک کو لشکر جرار دیکر روانہ کیا اور خود بھی عقب مین عماد الملک کے کوچ کیا ہوشنگ شاہ اس خبر سنتے ہی بھاگ گیا عماد الملک نے اوسکا تعاقب کیا اور زمینداران سرکش کو گوشمالی دیتا ہوا اور تابعدار کرتا ہوا سلطان کے پاس واپس آیا بادشاہ اساول کو پہونچکر ایک شہر کے آباد کرنے مین مصروف ہوا اور اساول کو اوسکا ایک محلہ قرار دیکر ایسا اچھا شہر بسایا جو آجتک احمد آباد کے نام سے مشہور ہے آخر اسی سال مین فیروز خان معہ اپنے بھائیون کے باغوائے ملک علاسی بدر کہ سردار جلیل القدر اور قرابت قریبہ مظفر شاہ مرحوم سے رکھتا تھا مخالفت پر آمادہ ہوا اور نمل برائے راجہ ایدر کو قلعہ ایدر واپس دینے پر اور سید ابراھیم المخاطب بہ رکن الدین خان جاگیردار مہراسہ کو باہم متفق کرکے فیروز خان کے پاس پہونچا اور سلطان احمد شاہ معہ لشکر واثاثہ بادشاہی بڑی شان شوکت سے مہراسہ کو چلا اثنائے راہ مین فتح خان بھی فیروز خان سے مل گیا اور فیروز خان نے ملک بدر و رکن الدین خان کو مہراسہ کے قلعہ مین چھوڑ کر خود معہ رائے نمل کے موضع انکھور مین کہ پانچکوس مہراسہ سے ہے چلا گیا سلطان جب قریب پہونچا پہلے عالمون کے ذریعہ سے ملک بدر و رکن الدین خان کو سمجھایا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا فیروز خان نے تھوڑا لشکر ملک بدر کی مدد کے لئے بھیجکر لڑائی کی ترغیب دی پہلے ملک بدر و رکن الدین خان وغیرہ نے صف آرائی کی مگر صواب شاہی سے بے لڑے بھڑے قلعہ مین محصور ہوے احمد شاہ نے قلعہ کا محاصرہ کرکے پھر اونکو سمجھایا ملک بدر وغیرہ نے جواب دیا کہ فلان

فلان اُمرا یہان آکر عہد و پیمان کرین اوسوقت ہملوگ حاضر ہونگے سلطان نے خان اعظم آوزخان و ملک اشرف و نظام الملک و سعد الملک کو بھیجا ملک بدر وغیرہ نے کہڑکی قلعہ کی کہولکر ملنے کے بہانے سے نیچے اوترے اور باتون مین مشغول کیا اور قبل سے چند آدمیون کو پوشیدہ بٹہار رکہا تہا غفلت مین ان لوگون کیطرف دوڑکے نظام الملک و سعد الملک کو گرفتار کرلیا اور آوزخان و عزیز الملک بہاگ کر نکل گئے تب سلطان نے حملہ کرکے اوسی روز یا تیسرے اور قلعہ کو فتح کرکے ملک بدر و انکے خان کو قتل کرکے نظام الملک و سعد الملک کو چہوڑا لیا فیروزخان پہاڑون اور جنگلون مین بہاگتا پہرا رائے نمل نے کسی ناچاقی کیوجہ سے کل اسباب ہاتھی گہوڑے اسباب شان و شوکت کو لوٹ کر فیروزخان کو دو کوڑی کا کرکے بادشاہ کے پاس کل اسباب کو بہیجدیا اور فیروزخان کو حاکم ناگور نے قتل کرڈالا ۸۱۶ھ ہجری کو سلطان نے جلوارہ پر لشکرکشی کی راجہ جلوارہ نے ہوشنگ شاہ حاکم مالوہ سے مدد مانگی احمد شاہ جلوارہ ہی مین تہا کہ احمد سبرگنجی و شہ ملک کہ امیران مظفر شاہی تہے سلطان سے منحرف ہوکر گجرات مین لوٹ کہسوٹ کرنے لگے اودہر ہوشنگ شاہ بہی آموجود ہوا اور گجرات مین دست برد کرنے لگا سلطان نے فوراً چہپا پیر مین آکر عماد الملک سمرقندی کو ہوشنگ شاہ کے مقابلہ کیواسطے اور لطیف خان اپنے بھائی کو معہ نظام الملک کے شہ ملک و احمد سبرگنجی کے استیصال کے لیئے مقرر فرمایا ہوشنگ شاہ کہ زمانہ مظفر شاہ مین گجراتیون کی لڑائی کی چاشنی چکہے ہوئے تہا پریشان ہوکر بہاگ گیا اور شہ ملک و احمد سبرگنجی شاہزادہ کے مقابلہ مین آئے مگر اونکے غضب آمیز حملہ کی تاب نہ لاکر راجہ کرنال کے پاس بہاگ گئے اور بہت سا مال و اسباب شہزادہ کے ہاتہہ لگا اوسی وقت سلطان اپنی دارالسلطنت کو واپس گیا اور ۸۱۸ھ ہجری مین کرنال پر دہاوہ کیا بڑی لڑائی کے بعد راجہ کرنال نے قلعہ بند ہوکر بڑی سختی اوٹہانے کے بعد خراج اور تحفہ تحایف دیکر سلطان

۱۴۱۴ء

۱۴۱۵ء

کو راضی کرکے اپنی مخلصی کی سید ابوالخیر و سید ابوالقاسم کو بادشاہ نے تحصیل حصول
کے واسطے چھوڑکر معاودت کی اثنائے راہ مین سیدپور لوٹکر اور تنجانون کو
کو توڑکر شہر کو لوٹ آیا اور ملک تحفہ کو تاج الملک کا خطاب دیکر کفارون کی سرکوبی
کیواسطے روانہ کیا تاج الملک نے تھوڑے ہی عرصہ مین بہتون کو مسلمان کرکے
اور بہتون پر خربیہ باندہ کر کوئی باغی نام کو گجرات مین باقی نہین رکھا پھر سلطان احمد شاہ
جہاد کی غرض سے ناگور کو روانہ ہوا راستہ مین جسقدر معابد وغیرہ ہنود کے ملے
اوسکو کھودتا غنیمت حاصل کرتا ناگور کو پہونچا مگر کسی وجہ سے محاصرہ کو چھوڑکے احمد آباد
کو لوٹکر ملک نصیر والی آسیر و سلطان ہوشنگ حاکم مالوہ کے سرکوبی کیواسطے سلطانپور
و ندربار کیجانب کوچ کیا اور ایک لشکر جرار تنبول کے قلعہ کو سرحد گجرات دکن اور
خاندیس پر واقع ہے روانہ کیا اور آپ ندربار مین پہونچا ملک نصیر بھاگکر تہالیز
کو چلا گیا اور راے تنبول نے تحفہ اور ہدیہ بھیجکر اپنے ملک کو بچا لیا چونکہ موسم برسات
کا آگیا تہا سلطان نے چاہا کہ پلٹے مگر معلوم ہوا کہ راجہ ایدر اور چھپانیر اور منڈل نے
سلطان ہوشنگ کو پھر طلب کیا ہے تب احمد شاہ کوچ بکوچ مہندرے مین پہونچا
اور وہان سے تھوڑا لشکر لیکر اسقدر تیز چلا کہ ایک ہفتہ مین مہراسہ مین داخل ہوا
مگر سلطان ہوشنگ اپنے دارالملک کو واپس گیا اور احمد شاہ مہراسہ مین مقیم رہا اسی
عرصہ مین راجہ سورت باغی ہوگیا اور خراج دینا موقوف کردیا اور ملک نصیر نے
بھی قلعہ تہانیسر پر کہ ملک افتخار کے قبضہ مین تہا قبضہ کرنا چاہا اور سلطان ہوشنگ نے
اپنے لڑکے غزنین خان کو معہ فوج کے نصیر خان کی مدد کو روانہ کیا احمد شاہ نے
ملک محمود ترک کو حکم دیا کہ راے سورت کو خوب سزا دو ملک محمود ترک حکم پاتے ہی
اپنی بہادر فوج کو ساتھ لے دشمنون سے جا بھڑا اور سخت لڑائی ہونے کے بعد خراج
جو اوسکے ذمہ تہا وصول کرلیا اور محمود ترک اور مخلص الملک کو کہ سرداران مقربسے تھے

نصیر خان و غزنین خان سے لڑنے کے لیے بھیجا نصیر خان تو بھاگ گیا اور غزنین خان کو
دونون امیرون نے اسقدر عاجز کیا کہ سوائے قصور معاف کرانے کے اوسکو کچھہ چارہ
نہ رہا آخر بوسیلہ محمد ترک کے اپنا قصور بادشاہ سے معاف کرا کے خلعت اور خطاب
نصیر خانی کا پاکر لوٹ گیا اور بادشاہ بھی احمد آباد کو تشریف لیگیا اور دوسرے سال
سلطان ہوشنگ کی تادیب کا دلمین خیال کر کے نظام الملک کو تخنگاہ اور تمام ممالک
محروسہ کو سونپ کر اور راجہ مندل کی گوشمالی بھی اوسکے متعلق کر کے خود بڑے جاہ
وحشم سے باوجود حرارت ہوا اور تنگیٔ راہ کے مالوہ کو روانہ ہوا ہوشنگ شاہ بھی استقبال
کو روانہ ہوا مقام کالیاوہ مین زمین ہموار دیکھکر درختون کو کاٹ کر اور اوسکا حصار
بنا کر اور ترا احمد شاہ نے صف آرائی کی میمنہ مین احمد ترک اور میسرہ مین ملک فرید اور
عماد الملک کو اور عقب مین عضد الدولہ کو مقرر کر کے خود قلب مین ٹھیرا عین لڑائی
مین ہاتھی احمد شاہ کا بیش رو بنکر کئی حملہ دشمنون پر کر کے اونکی جمعیت کو توڑ کر پریشان
کر کے گہبراہٹ ڈالنے لگا اوسوقت غزنین خان ولد ہوشنگ شاہ نے تیر سے ہاتھی
کو زخمی کر کے بھگا دیا اور بہادران مالوہ نے گجراتیون پر سخت حملہ کیا چونکہ ہوشنگ شاہ
فہمند نہ تہا اسلیئے ایک شخص نے ملک فرید سے کہا کہ مین ایک راہ سے عقب غنیم کے آپکو
پہونچا دونگا ساری فوج پہلی ہوئی تھی اور لڑائی بڑے زور و شور سے ہو رہی تھی
کہ ملک فرید نے عقب سے حملہ کر کے ہوشنگ شاہ کو شکست دیکر بھگا دیا اور احمد شاہ نے
تھوڑا پیچھا کر کے درخان پہلدار وغیرہ کو کاٹکر اطراف مندو مین قتل و غارت مین مصروف
رہا مگر بارش کیوجہ سے چندان قیام نکر کے ولایت چمپانیر اور ناندوت کو
پامال کرتا ہوا احمد آباد کو پہونچکر خوب ہی جشن کیا اور علما اور مستحقین اور سادات کو
زر خطیر دیکر اور امرا کو خطابات عطا فرما کر ہر ایک کو خوشنود کیا اسکی تھوڑے ہی دنکے
بعد احمد شاہ نے حصار سونکرہ کو مسجد بنا کے اندر ادان کیجانب کوچ کر کے

9052579
P20

پھر مالوہ کے تاراج کا حکم دیا مگر ہوشنگ شاہ نے صلح کر کے اپنا ملک بچا لیا تب احمد شاہ نے
ولایت چھپانیر کو لوٹ کھسوٹ اور غارت کر کے پیشکش معقول لیے اور خراج سالانہ
مقرر کر کے احمد آباد کو لوٹ آیا اور ہوشنگ شاہ کے باعث متوحش و تمروی کے سنکر
سنہ ۸۲۵ ہجری کو بہت بڑا لشکر لیکر مالوہ کو روانہ ہوا اور قلعہ مندو کے دروازہ سارنگپور سنہ ۱۴۲۲ء
کیجانب اوتر کر مورچے امیرون کو تقسیم کیے ہوشنگ شاہ کو یقین کامل تہا کہ یہ قلعہ
کسی طرح فتح نہو گا لہذا ایک شجاع و عقلمند امیر کو قلعہ کو سونپ خود دروازہ ناگور سے
چھ ہزار سوار انتخابی لیکر جاجنیر کو واسطے لانے فیلان کے روانہ ہوا چھ مہینے کے عرصہ
مین ہاتھی قوی ہیکل بہم پہونچا کر قلعہ مندو مین واپس آیا اور شادیانہ خوشی کا بجا دیا
احمد شاہ کو جب یہ خبر معلوم ہوئی نہایت استعجاب کر کے فرمایا کہ ایسے قلعہ کو لینا محال
ہے کہ ہوشنگ شاہ چھ مہینے غائب رہے اور ہمین خبر نہو پس تسخیر قلعہ سے ہاتھ اوٹھا
کر اطراف مالوہ کی لوٹ مین مشغول ہوا اس مابین مین چند لڑائیان بھی ہوشنگ شاہ
سے ہوئین مگر ہر لڑائی مین احمد شاہ کا غلبہ رہا اوسکے بعد الخلافت مین واپس آیا مگر ملا محمد
سنہ ۱۴۲۳ء تاریخ الفی مین اس قصہ کو یون لکہا ہے کہ سنہ ۸۲۵ ہجری کو سلطان ہوشنگ سوداگرون
کے لباس مین جاجنگر کو گیا اور احمد شاہ کو معلوم ہوا کہ مدت سے ہوشنگ شاہ
غائب ہے اور اوسکے ملک پر سرداروں نے قبضہ کر لیا ہے یہ سنتے ہی احمد شاہ مالوہ
کو روانہ ہوا اور قلعہ ہیر کو صلح سے فتح کر کے مندو مین پہونچکر قلعہ کے محاصرہ مین مشغول
ہوا اور امیرون کو واسطے تاخت و تاراج اطراف مالوہ کے بہیجا مگر موسم برسات
کے آجانے سے اوجین کو چلا گیا اور گجرات سے اسباب قلعہ کشائی ملک مقرب
کی معرفت منگا کر پھر قلعہ مندو پر پہونچا اس عرصہ مین سلطان ہوشنگ کی خبر معلوم ہوئی
احمد شاہ نے اپنے امیرون کو کہ پرگنات فتحکر نے پر مامور تھے طلب کر کے سارنگپور
کو چلا گیا اور ہوشنگ شاہ بھی دوسرے راستہ سے سارنگپور کو پہونچکر قاصدون کے

ذریعہ سے اسقدر تملق وچاپلوسی ظاہر کی کہ سلطان بے خوف ہوگیا نہ لشکر کے کنارے کے کاٹی روندہی گئی نہ خندق کھودی گئی نہ طلایہ مقرر کیا گیا ہوشنگ شاہ نے یہ غفلت دیکھکر

۱۲ محرم ۸۲۶ ہجری کو احمد شاہ کے لشکر پر شبخون مارا اور بے شمار گجراتیون کو قتل کرکے اکثرون کو بھگا دیا بادشاہ کے پاس سوای ملک جونا اور کامدار کے کوئی نہ تہا مجبوراً اسیان چوکی مین سے ایک گھوڑے پر سوار ہوکر کسی گوشہ مین ٹھہر رہا اور ملک جونا کو لشکر متفرق کی خبر کیواسطے روانہ کیا ملک جونا نے ملک فرید وملک مقرب کو معہ اوسکے لشکرون کے حاضر کیا اوسوقت سلطان نے ملک مقرب کے ہتہیار اپنے بدن پر آراستہ کرکے ملک جونا کو خبر کے لیئے بھیجا ملک جونا نے آکر عرض کیا کہ لشکر مالوہ کا لوٹ مین مشغول ہے اور ہوشنگ شاہ چند آدمیون سے لشکر کے کنارے پر سیر کر رہا ہے احمد شاہ ایک ہزار سوار لیکر ہوشنگ کے مقابلہ مین پہونچا دونون لشکر ٹھہر گئے بہت کشت وخون ہوا دونون بادشاہون نے اسقدر حملے وکوشش کی کہ زخمی ہوگئے ایسے وقت مین کہ فیلبانان گجرات ہاتھیون پر سوار قید مین تھے اونکو خوب موقع ملا اور ہاتھیون کو ہوشنگ شاہ کی فوج پر ہول دیا ہوشنگ شاہ نے اس حال کو دیکھکر اور بے طاقت ہوکر قلعہ سارنگ پور کو بہاگ گیا احمد شاہ نے اپنا مال غارت شدہ پہر واپس پاکر اور رسات ہاتھی ہوشنگ شاہ کے لیکر سارنگ پور کو بہت جلد پہونچا اور قلعہ کو گہیر کر مدت تک محاصرہ رکہا آخر کو عاجز ہوکر اور محاصرہ سے ہاتھ اوٹہاکر احمد آباد کو لوٹا ہوشنگ شاہ نے تعاقب کیا پہر لڑائی ہوئی طرفین کے لوگ بہت قتل اور زخمی ہوئے مگر پہر احمد شاہ کی فتح ہوئی اور رسید زنجیر فیل جا جنگر کے سلطان کو دستیاب ہوئی اور ہوشنگ شاہ پہر قلعہ بند ہوکر بیٹہا اور سلطان گجرات کامیاب اپنی دار الخلافت کو لوٹ آیا اور شیخ احمد کنبہو کو کہ قبل سے بشارت فتح کی اوسنے دی تہی عزت اور توقیر کرکے لشکر گجرات کو آرام کا

۱۴۲۲ء

سنہ ۱۴۲۹ء حکم دیکر عیش مین مصروف ہوا اور سنہ ۸۲۹ ہجری کو احمد نگر کو آباد کرکے ایدر کو پہونچا
اور ایک روز مین تین قلعہ کو فتح کرکے پونجا رائے والی ایدر کو بھگا دیا پھر احمد شاہ
بیجانگر کے اطراف مین قتل و غارت کرنے مین مصروف رہا اتفاقاً ۲۰ رجمادی الاول سنہ
سنہ ۱۴۲۹ء کو ایک جماعت سپاہیون کی رسد لانے کو دامن کوہ مین گئی تھی پونجا نے فرصت
پاکر اوپر حملہ کیا مگر شکست کھاکر ایک ہاتھی نامی گجراتیون کا پکڑ لیگیا لشکر والون نے
تعاقب کیا چونکہ راہ ایک تھی پونجا راہ روک کے کھڑا ہوگیا فیلبان ہاتھی کا نہایت
جری و بہادر تھا ملک کو دیکھکر ہاتھی کو پونجا پر دوڑا دیا جسکے صدمہ سے پونجا معہ
گھوڑے کے ہلاک ہوا پونجا کے لوگ پریشان ہوکر تتر بتر ہوگئے دوسرے روز کسی نے
پونجا کا سر احمد شاہ کی حضور مین پیش کیا سلطان نے ایدر پر دھاوا کیا پیراو پسر پونجا نی
تین لاکھ تنکہ نقرہ خراج دیکر اطاعت کی احمد شاہ نے صفدر الملک کو حکومت احمد نگر
کی دیکر ولایت کنکوارہ کو خراب کرتا ہوا احمد آباد کو چلا گیا۔ اور دوسرے دن پھر ایدر
کے قلعون مین سے ایک قلعہ کو فتح کرکے اور جامع مسجد تعمیر فرماکر اپنے دار الملک کو واپس
سنہ ۱۴۳۱ء گیا اور سنہ ۸۳۳ ہجری کو راجہ کانہا اور راجہ مالوارہ نے ایدر کے ضرایبونکو دیکھکر اپنا
تمام مال اور اسباب لیکر ولایت آسیر برہان پور کو چلے گئے لشکر سلطانی اوسکے
تعاقب مین گیا مگر ہاتھ نہین آئے اور دو ہاتھی نامی نصیر خان والی آسیر کو نذر
کرکے اوسکی پناہ مین داخل ہوئے بعد چند روز کے باستصواب نصیر خان کے احمد شاہ
بہمنی بادشاہ دکن سے مدد چاہی بادشاہ مذکور نے تھوڑا لشکر اونکی مدد کو بھیجا تب
راجہ کانہا نی بہت مواضع ندربار اور سلطان پور کے تاراج کرڈالے شاہ گجرات
نے محمد خان پسر کلان اور نصرت الملک سپہ سالار اور سید ابو الخیر و سید
ابو القاسم و سید عالم و افتخار الملک کو اس مہم پر نامزد کرکے روانہ کیا
بہت لڑائی کے بعد دکنیون کو شکست ہوئی اور دولت آباد کو بھاگ گئے

احمد شاہ بہمنی نے علاؤ الدین فرزند کلان اور خان جہان اور قدر خان کو سپہ سالار کرکے روانہ کیا۔ شاہزادہ علاؤالدین بہت جلد دولت آباد مین پہونچا اور نصیر خان معہ راجہ کانہا دمالوارہ کے شاہزادہ کے ملحق ہوکر گہاٹی نایک مین دونون شاہزادون کا مقابلہ ہوکر جنگ عظیم واقع ہوئی عین جنگ مین ملک مقرب اور قدر خان دونون سپہ سالارون کا مقابلہ ہوا قدر خان مارا گیا ملک افتخار الملک نے شہزادہ دکہنی کی فوجکو درہم وبرہم کرکے شہزادہ کو بہگا دیا اور ہاتھیون کو لوٹ کر نصیر خان اور راجہ کانہا دمالوارہ کو خاندیس کے ملک کلندمین بہگا کر محمد خان اپنی ولایت کو واپس گیا اسی سال مین قطب حاکم جزیرہ مہایم کا فوت ہوا احمد شاہ دکہنی کہ اپنی شکست کے بدلے کی فکر مین تہا حسن عزت ملک التجار کو بہیجکر مہایم کو مسخر کرلیا سلطان احمد شاہ گجراتی نے اس خبر کے سنتے ہی اپنے بیٹے شاہزادہ ظفر خان کو معہ افتخار الملک کے بہت سے لشکر گجرات کے ساتھہ اوسکے چہین لینے کو روانہ کیا اور مخلص الملک کوتوال بناور کو بہی شاہزادہ کے ساتھہ جانے کا حکم دیا مخلص الملک نے ۷ اجہاز خورد وبزرگ طیار کرکے قریب ولایت مہایم کے پہونچکر شاہزادہ کی ملازمت حاصل کی ظفر خان نے جہازات کو دریا کی راہ سے جانے کی اجازت دی اور آپ خشکی سے بہت جلد جہان تہانہ دکہنیون کا تہا پہونچا تین روز تک حاکم تہانہ کا خوب لڑا مگر جہازات کے پہونچ جانے سے راستہ بند ہوگیا تہا مدد نہ پہونچنیکی شکست ہوئی شاہزادہ نے تہوڑی فوج تہانہ مین چہوڑکر خود مہایم کو عازم ہوا خلف حسن بصری نے مقابلہ کیا جنگ عظیم واقع ہوئی طرفین کے بہادرون نے جو ہمیشہ سے بایکدگر جنگ کے مشتاق تہے اور قرب وجوار کیوجہ سے ایک دوسرے کو خیال مین نہ لاتے تہے خوب مردانہ کام کرتے تہے آخر عین جنگ مین سردار دکہنیون کے مارے جانے سے دکہنیون شکست فاحش نصیب ہوئی بجا حقیقی

ہوکر ایسا بھاگے کہ سارا مال واسباب ہاتھی گھوڑے گجراتیون کے لئے چھوڑ گئے
احمد شاہ بہمنی نے اپنے چھوٹے لڑکے محمد خان کو دس ہزار سوار و ساٹھ زنجیر
فیل دیکر ملک التجار کی مدد کو روانہ کیا لیکن جو تقدیر مین فتح نہ تھی اس مرتبہ بھی
دکھنیون کو شکست ہوئی محمد خان باتفاق حسن عزت ملک التجار کے بھاگ گیا ظفر خان
مہاہم کو پہونچکر عاملان ملک التجار کو کہ دریا کی راہ سے بھاگے تھے جہازات سے
پکڑوالیا اور اشرفیان اور دوسرے مال واسباب کو کشتیون پر بارکر کے احمد شاہ
کے پاس روانہ کیا اور تمام ولایت مہاہم کو مسخر کرکے اور کامل طور سے انتظام کرکے
لوٹ گیا سلطان احمد شاہ بہمنی اس خبر کے سنتے ہی تمام لشکر کو جمع کرکے بکلانہ مین
آیا اور احمد شاہ گجراتی نے شاہزادہ محمد خان کو اپنا قایم مقام کرکے چھپانیر کو روانہ
ہوا جب شاہ گجرات کو احمد شاہ بہمنی کے آنیکی خبر معلوم ہوئی محاصرۂ چھپانیر کو دیکھے
وقت پر منحصر رکھکر تادوت کو تاراج کرتا ہوا قصبہ ندربار مین پہونچا شاہزادہ
محمد خان بھی حاضر ہوا مگر احمد شاہ بہمنی نے خروج سلطان کا سنکر اپنے دار الملک کو
لوٹ گیا اور سلطان بھی احمد آباد کو چلا آیا پھر معلوم ہوا کہ شاہ بہمنی نے قلعہ تلنول
کا محاصرہ کیا ہے سلطان گجرات نے اسمعیل اچی کو بھیجا کہ اگر شاہ دکن اس قلعہ کا
محاصرہ نکرین تو ہمارے اور آپکے صلح ہوجاے مگر شاہ دکن نے منظور نہین کیا
اوسوقت سلطان احمد شاہ گجراتی بھی بہت سی فوج لیکر روانہ ہوا اور احمد شاہ بہمنی
نے پیادون کو طمع مال کی دیکر آمادہ کیا کہ آج ہی قلعہ فتح ہوجائے چنانچہ پیادون
نے زینہ چوبی لگاکر اور قلعہ پر چڑھ کر چاہا دروازے کو کھولدین مگر ملک سعادت
نے خبر پاکر سبکو قتل کرکے اور لکتون کو دیوار قلعہ کے باہر گرادیا اور دروازے
کھولکر جو قریب دروازہ کے پیادے کھڑے تھے اونپر شبخون مارا چونکہ وہ لوگ
سوتے تھے صدہا قتل اور ہزارون زخمی ہوکر منتشر و پریشان ہوگئے۔ اس عرصہ مین

شاہ گجرات بھی آپہونچا شاہ دکن نے محاصرہ کو چھوڑکر اپنے امیرون اور سردارون سے کہنے لگا کہ چند مرتبہ گجراتی چیرہ دست ہو چکے ہین اگر اس مرتبہ بھی غالب آئے تو سارا ملک دکن ہاتھ سے جاتا رہیگا پھر تو بڑے غضب سے دونون فریق نے اپنے لشکرون کی صفونکو درست کرکے ٹھہر گئے اور بڑے جوش خروش سے لڑنے لگے عضد الملک نے اژدر خان دکھنی کو کہ نامی سردارون مین تھا گرفتار کرلیا گجراتیونکا غلبہ رہا اور دکھنی بہت قتل ہوئے مجبوراً احمد شاہ بہمنی دکن کو چلدیا اور شاہ گجرات نے قلعہ تنول کی حفاظت کے لیئے ایک گروہ کو چھوڑکر اور سبکو خلعت و انعام دیے تہانیز مین قلعہ تعمیر کرکے عین الملک کو قلعہ داری دی کرنا دوت کو خراب کرتا سلطان پور ندربار ہوتا احمد آباد کو چلا گیا اور بعد چند روز کے شاہ نے رائے مہاجم کی بیٹی سے شاہزادہ فتح خان کی شادی دھوم دھام سے کرکے اور بہت سے سامان جہیز کے ساتھہ حسب قاعدہ سلاطین بیاہ لایا اور ۸۳۶ھ ہجری کو ناگور و میوات کیجانب الیغار کرکے بدونگر کو پھونچکر اور پیشکش معقول لیکر ولایت کیلوارہ اور دیلوارہ کو کہ متعلق رانا والی چیتور کے تھا خراب اور ویران کرکے میوات اور تقمہ مین جاکر اور خراج لے گجرات کو واپس آیا اور ۸۳۹ھ ہجری کو سلطان محمود خلجی نے کہ ہوشنگ شاہ کے نوکرون مین تھا مالوہ پر قبضہ کرلیا اور مسعود شاہ گجرات مین بھاگ آیا احمد شاہ نے مدد کا وعدہ فرماکر مالوہ کے قلعہ کو گھیر لیا سلطان محمود نے ایک شبکو شبخون مارا مگر گجراتی ہوشیار تھے دونون گروہ بھڑ گئے صبح ہوتے ہی سلطان محمود قلعہ مین چلا گیا سلطان احمد شاہ نے شاہزادہ محمد خان کو پانچہزار سوار دیکر سارنگ پور کو روانہ کرکے اوس ملک پر قبضہ کرلیا اسی درمیان مین عمر خان پسر سلطان ہوشنگ ایک بڑا لشکر چندیری سے لیکر آیا تب بھی سلطان محمود پریشان نہ ہوا اور محافظت قلعہ مین سرگرم رہا

۱۴۳۴ء

۱۴۳۷ء

اور خان جہان اپنے نائب کو قلعہ مین چھوڑ دروازہ تارا پور سے نکلکر سارنگ پور کو چلدیا ملک حاجی کہ راہ کی محافظت کرتا تہا اوس سے مقابلہ ہوا محمود خلجی غالب آیا اور ملک حاجی نے شکست کہائی احمد شاہ نے محمد خان کو سارنگ پور سے بلا لیا سلطان محمود نے عمر خان بن ہوشنگ شاہ کو قتل کرکے اور بھی قوت بہم پہونچائی اوسی عرصہ مین عارضہ وبا کہ ہندوستان مین کمتر ہوتی تھی لشکر گجرات مین اسقدر پھیلی اور ایسا زور ہوا کہ تجہیز و تکفین مردون کی دشوار ہوگئی تب احمد شاہ نے اقبال سلطان محمود کا خیال کرکے بیماری کیحالت مین احمد آباد کو روانہ ہوا اور ۱۴ ماہ ربیع الاول ۸۴۶ھ ۱۴۴۲ع کو ۳۲ سال ۶ ماہ بیس روز سلطنت کرکے انتقال کیا خدائگان مغفور لقب ملا +

ذکر سلطنت محمد شاہ بن سلطان احمد شاہ گجراتی پادشاہ سوم

محمد شاہ اپنے باپ کے بعد تخت پر بیٹھتے ہی واسطے استیصال راحت الملک کے ایدر کو روانہ ہوا اور اوا وسکی بیٹی سے نکاح کرکے حسب سفارش اوسکی لڑکی کے تہوڑا ملک دینے اور وہان سے دونگر پور مین جا وہان کے حاکم سے پیشکش معقول لی احمد آباد کو واپس آیا اور ۸۵۷ھ ہجری کو قلعہ چمپانیر کیطرف روانہ ہوا راجہ نے مجبور ہوکر محمود شاہ خلجی کو ایک لاکہہ سکہ فی منزل دینے کا وعدہ کرکے طلب کیا شاہ خلجی نے طمع مال و انتقام گجراتیون سے لینے کی غرض سے روانہ ہوا محمد شاہ کے اکثر چوپائے محنت کیوجہ سے ضایع ہوچکے تھے اور لشکر بہی بیدل تہا محمود شاہ خلجی کی آمد سنکر باوجود ممانعت افسرون اور امیرون کے زاید اسباب و خیمون کو جلا کر احمد آباد کو چلدیا ۱۴۵۳ع دوسری مرتبہ پھر سلطان محمود خلجی گجرات فتح کرنے کے لیئے آیا ہر چند امیرون نے لڑنے کیواسطے کہا مگر محمد شاہ نے منظور نہین کیا اوسوقت امیرون نے حسب اجازت شاہ بیگم کے اوسکو زہر سے شہید کرکے ۷ محرم ۸۵۵ھ ہجری کو شاہ قطب الدین

ولد اکبر کو جانشین کیا سے سال ۹ ماہ ۱۴ روز محمد شاہ نے بادشاہت کی خدا یگان کریم لقب پایا

ذکر سلطنت قطب الدین بن محمد شاہ گجراتی بادشاہ چہارم

سنہ ۱۴۳۳ء

سلطان قطب الدین ۸ جمادی الثانی ۸۳۵ھ ہجری کو شہر ندربار مین پیدا ہوا بعد فوت محمد شاہ کے تخت سلطنت آبای پر جلوس کر کے ایک بقال سے کہ سلطان کا مقرب تہا سلطان محمود خلجی کے بارہ مین مشورہ پوچہا اوسنے جواب دیا کہ اب تلک سورٹھ کو تشریف لیجائین بعد چلے جانے محمود خلجی کے پہر گجرات کو مسخر کر لیجئے گا امیرون نے یہ سُنکر سلطان کو نہایت ملامت کر کے لڑائی کی ترغیب دی تب سلطان نے فوج کو آراستہ کر کے محمود خلجی کے مقابلہ کے لیئے روانہ ہوا لشکر مالوہ سے ملک علائی بہاگ آیا سلطان نے علاء الملک کا خطاب عطا کر کے نہایت خوشی کی جب تین کوس دونون شاہون مین مسافت باقی رہی اوسوقت شاہ مالوہ نے ایک شعر سلطان کے پاس بہیجا۔

شنیدم گوئی میبازی درون خانہ بچوگان اگر داری سر عولے بیا راین گوئی و میدان

حسب الحکم سلطان صدر جہان نے اوسکا یون جواب دیا۔

اگر چوگان بدست آرم سر خود چون گوی بردارم ✤ ولی تنگ است زین کارم اسیر چون تر نجانم ✤

اسیر سے مراد ہوشنگ شاہ سے ہے کہ مظفر شاہ نے قید کر کے پہر مالوہ اوسکو بخشدیا تہا سلخ صفر کو محمود شاہ خلجی شجون کے ارادہ سے سوار ہوا مگر راہ بہول کر صبح تک ایک کہیت مین جسکی دیوار تھوہڑ وغیرہ کی تہی کہڑا رہا قطب الدین شاہ کو جب یہ حال معلوم ہوا لشکر کو آراستہ کر کے دوڑ پڑا ایک غضب کا ہنگامہ برپا رہا میسرہ گجراتیون کا اور میسرہ مالویون کا احمد آباد و مالوہ کو بہاگ گیا مگر ہر دو بادشاہ کینہ خواہ نہایت دلیری و مستقل مزاجی سے جنگ مین مشغول رہے میمنہ مالویان کا لوٹ مین مصروف ہوا اوسوقت سلطان قطب الدین نے حملہ کیا سلطان محمود نہایت ہی شجاع تہا

اسقدر لڑا کہ اوسکے ترکش مین ایک تیر بھی باقی نرہا اوسوقت ۱۳ آدمی ساتھہ لیکر
سراپردہ بادشاہ قطب الدین مین جاکر دو تاج کمر مرصع اور جواہر گرانمایہ لیکر چلدیا اوسکے
لشکر کے بھاگے ہوئے ملتے گئے آخر کو شبخون کا آوازہ لوگون مین پہیلا کے رات ہی کو
مالوہ کو بہاگ گیا سلطان قطب الدین نے آٹھہ فیل اور مال واسباب لیکر احمد آباد کو
آکر ایک لشکر سلطان پور کو بہیجکر اپنے قبضہ مین کرلیا آخر کو دونون بادشاہون مین سطور
پر صلح ہوئی کہ جو ملک جدید فتح ہو بحصہ مساوی تقسیم ہوجاوے اور رانا کے دفع کرنیکی
کوشش ہمیشہ ملحوظ رہکر کافرون کی کوئی حمایت نہ کیا کرے اس صلحنامہ پر عالمون
اور فاضلون کے دستخط ہوکر دستاویز صلح کی مرتب ہوئی اور سنہ ۶۰ ہجری کو فیروز خان سنہ ۱۱۵۸ء
دندانی نے انتقال کیا مجاہد خان برار متوفی کے ملک پر قابض ہونے سے شمس خان
پسر فیروز خان رانا کے پاس بہاگ گیا رانا کو سالہائے دراز سے ناگور فتحکرنے کی
آرزو تھی شمس خان کو اس شرط سے کہ بفتح تین کنگرہ قلعہ کے منہدم کردیے جاوین
مدد دینا قبول کیا اور شمس خان نے باتفاق رانا کے ناگور پر دہاوا کیا مجاہد خان
گجرات کو بہاگ آیا شمس خان نے باغوائے کسی شخص کے نقض عہد کرکے قلعہ کو ویران
نکیا رانا مایوس واپس جاکر دوبارہ پھر ناگور پر چڑہائی کی شمس خان نے قلعہ کو معتبر
آدمیون کو سونپ کر خود احمد آباد کو چلدیا قطب الدین نے شمس خان کی بیٹی کے
ساتھہ اپنی شادی کرکے اور رائے رام چند اور ملک گدا اور دوسرے
امیرون کو واسطے دفع رانا کے نامزد کیا مگر لشکر شاہی نے شکست کہائی تب تو
سلطان نے سپاہ بیکران لیکر ایورا مین پہونچکے عماد الملک کو روانہ کیا عماد الملک
نے بھی ایک سخت مقابلہ کرکے اور شکست کہاکے واپس آیا سلطان نے
خود دہاوا کیا اور رانا کو بہگاکر بہت سے شہر لوٹ اور غارت کرکے بے شمار
دولت لیکر اور بے تعداد لڑکیان اور لڑکے اور عورتون کو قید کرکے قلعہ

سنہ ۱۴۵۹ء کو نیلمر کا محاصرہ کیا تب تو رانا نے گہیرا کے پیشکش معقول دیکر صلح کرلی اور سنہ ۸۶۱ ہجری کو پھر سلطان نے رانا کے ملک کا قصد کیا پہلے قلعہ دیو کو فتحکر کے اور ایک اپنے امیر کو قلعہ سونپکر روانہ ہوا اور بہت جلد ولایت کنبایئر کو پہونچا اوس زمانہ مین سلطان محمود خلجی بھی اوسکے ملک مین آگیا تہا رانا نے مضطر ہوکر اور شاہ گجرات سے بہاگ کر چیتور کو چلا گیا اور چیتور سے پہاڑون مین جا چہپا اور قاصدونکو بہیج للوے طلا اور دو ہاتہی کلان اور دوسری عمدہ عمدہ چیزین دیکر عہد کیا کہ پھر کبھی ناگور کو مضرت نہ پہونچاؤنگا اوسوقت سلطان خلجی سے سلطان قطب الدین نے رنجش کرکے اپنے دارالخلافت کو واپس آیا دوبارہ پھر رانا نے نقص عہد کرکے ناگور پر چڑہائی کی ناگور کے حاکم نے سلطان کو مطلع کرکے مدد چاہی چونکہ سلطان نشۂ شراب سے مست و لایعقل تہا عماد الملک وزیر نے سلطان کو پالکی مین سوار کرکے واسطے دفع رانا کے روانہ ہوا رانا اس خبر کے پاتے ہی مفرور ہوا سلطان بھی واپس آکر راجہ سروہی کے ملک کو روانہ ہوا راجہ سروہی بہاگ کے کوہستان کنبل مین پوشیدہ ہوا سلطان قطب الدین نے ولایت چتور و دیگر ممالک کو خراب اور تاراج کرکے واسطے زیارت قطب عالم کے قبضہ توہ کو تشریف لیگیا اور دل مین خیال کیا کہ اس بزرگوار کی بدولت میری بہی اولاد ہوجاوے تاکہ میری جانشین ہو شاہ صاحب نے فرمایا کہ بعد تمہارے تمہارا بہائی جانشین ہوگا سلطان واپس آتے ہی بیمار ہوا اور ۲۳ رجب سنہ ۸۷۳ ہجری کو سات برس سات ماہ سلطنت کرکے انتقال کیا سنہ ۱۴۷۹ء مقبرۂ محمد شاہ مین مدفون ہوا شمس خان اور اوسکے بیٹے زوجہ سلطان زہر خورانی کی علت مین ماخوذ ہوکر قتل ہوئین یہ بادشاہ نہایت مغلوب الغضب تہا حالت نشہ مین اکثر مجرمون کو قتل کرتا اور سفارش بہت کم سنتا تہا۔

ذکر سلطنت داؤد شاہ بن احمد شاہ گجراتی بادشاہ پنجم

بعد فوت سلطان قطب الدین کے عماد الملک وزیر و تمام اعیان مملکت و ارکان دولت کی صلاح سے داؤد خان چچا سلطان متوفی کا تخت نشین ہوا مگر کمینہ پرور و رذیل دوست تھا ہر کام اوسکے خلاف داب شاہی کے سرزد ہوتی تھی اسلئے عماد الملک وزیر و ارکان دولت نے داؤد خان کو قید کر کے محمود خان چہار و اسالہ برادر کوچک سلطان متوفی کو بادشاہ کیا۔

ذکر سلطنت سلطان محمود شاہ گجراتی المشہور بسلطان محمود سکرہ بادشاہ ششم

سلطان محمود نے ۱۴ برس کے سن مین تخت آبادی پر جلوس کیا یہ بادشاہ نہایت شجاع اور سخی اور عقیل اور خداترس صاحب حیا و بردبار و راست گو و ریا پند شرع تھا۔ تیر خوب لگاتا تھا اور شکار کا راغب تھا اور غایت حیا سے کسی نامحرم کو خلوت مین کبھی نہین دیکھتا تھا اور باوجود نازک بدنی کے شروع سن سے تا وقت وفات سفر و لڑائی مین جوشن آہنی بہت بھاری پہنتا تھا اور ترکش حسین تین سو ساٹھ تیر ہوتے تھے علاوہ شمشیر و نیزہ کے کمر مین باندھتا تھا بوجہ صغر سنی کے عماد الملک وزیر کے ذریعہ سے ملکی کام انجام پاتے تھے اور کوئی فتور سلطنت مین نہین ہوا تھا کہ عضد الملک و صفی الملک و حسام الملک وغیرہ حاسدان اور مقربان نے بنا شگوفہ کہلایا اور بذریعہ نظام الدین حسن کے بادشاہ کے گوش گذار کرایا کہ عماد الملک شہاب الدین اپنے لڑکے کو بادشاہ بنایا چاہتا ہے سلطان محمود نے اوسکے فریب آمیز گفتگو کو خوب سمجھکے اور مصلحت وقت کو خیال کر کے عماد الملک کو قلعہ احمد آباد کے دروازے کی کوٹھی پر قید کر کے

اوسکی مخلصی کی فکر مین ہوا بعد غور کے اپنے دلمین ایک حیلہ خیال کر کے فرمایا کہ صبحکو عماد الملک کو کہ میرا بہت دشمن ہے قتل کرونگا مگر رات بہر سلطان کو نیند نہین آئی صبحکو دریچہ مین تفریح طبع کے لیئے بیٹھہ گیا اتفاقاً عبد اللہ خان گماشتہ فیل خانہ نے حاضر ہو کر عماد الملک کی بے قصوری ظاہر کی سلطان نے تحسین اور آفرین فرما کر ارشاد کیا کہ ہمارے ہاتھیون کو آراستہ کر کے صبح صادق کے وقت دربار مین حاضر کرنا۔ اوسیوقت ملک اشرف و ملک حاجی و ملک بہاء الدین ملک کالو ملک عین الدین کہ سلطان کے معتمد تھے حاضر ہوئے سلطان نے ملک اشرف سے فرمایا کہ عماد الملک کو حاضر کر اور بادشاہ نے بھی نگہبانون کو آواز دی کہ عماد الملک کو بھیجدو عماد الملک حاضر کیا گیا بادشاہ نے اپنے ہاتھہ سے زنجیر کو کاٹ کے کہڑا کر لیا دربانون نے یہ کیفیت دیکہی بدحواس ہو کے نیچے کو کود پڑے اور مابقی امان طلب ہوئی جب یہ خبر امرائے اربعہ کو پہونچی حاجی محمد قندہاری تیس ہزار سوار لیکر دارالامارت کو روانہ ہوا اوسوقت سلطان کے پاس ہمگی تین سو آدمی تھے مسلح ہوا و ہاتھیون سے شہر کو گھیر امرائے اربعہ کے سر کوبی کے لیئے روانہ ہوا تمام فوج امیرون سے منحرف ہو کر سلطان سے مل گئی اوسوقت امرائے اربعہ شہر سے بہاگ گئے گرفتار ہو آئے سلطان نے عضد الملک و برہان الملک کو جان سے مارا اور صفی الملک کو کہ اوسکا قصور کم تہا قلعہ دیپ مین قید کر دیا مگر حسام الملک معہ اپنے بہائی رکن الدین کوتوال کے مالوہ کو بہاگ گیا عماد الملک وزیر نے مستعفی ہو کر خانہ نشینی اختیار کی سلطان نے شہاب الدین اوسکے لڑکے کو خلعت خاص عنایت فرما کے اپنے امیرون مین داخل کر لیا اور خطاب ملک اشرف کا دیکے بموجب تحریر نظام شاہ بہمنی کے بڑے جاہ و حشم کے ساتھہ دکن کو

روانہ ہوکے بندر بار مین پہونچا ملک التجار محمود کاوان پانچ چھہ ہزار سوار سے بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا ملک التجار کے پہونچتے ہی سلطان نے اپنے اکثر امرائے معتبر کو بیس ہزار سوار اور بہت سے ہاتھیون کے ساتھہ اوسکے ہمراہ کرکے حکم دیا کہ کامل کوشش کرکے ہمارے دوست کے دشمن کو ملک دکن سے نکالدو سلطان محمود خلجی جو شہر احمد آباد بیدر مین بڑے اطمینان سے فروکش ہوکے قلعہ ارک کی فتح مین کوشش کرکے طرح طرح سے ملوخان کو تنگ کر رہا تہا ملک التجار محمود کاوان کو بڑے جاہ وحشم کے ساتھہ آتے ہوئے سنکر جھٹ پٹ حصار احمد آباد بیدر سے نکل مالوہ کیطرف چلدیا سلطان نظام شاہ نے بہت جلد ہاتھی گھوڑے اور عمدہ عمدہ تحفے ایک مکتوب محبت اسلوب کے ساتھہ محمود شاہ گجراتی کے پاس روانہ کرکے اس لقصد لیہ سے معذرت چاہی پس سلطان احمد آباد گجرات کو روانہ ہوا اور چونکہ سلطان خلجی کو پیچ وتاب بہت تہا دوسرے سال پھر دکن کو آیا اور سلطان گجرات بھی حسب استدعائے والئی دکن کے بلا توقف لشکر آراستہ کرکے سلطان پور کیطرف آکر سد راہ مالویان ہوا تو پھر محمود خلجی گونڈوارہ کی راہ سے مالوہ کو چلا گیا اور شاہ دکن سے تحف وہدایا لیکر شاہ گجرات اپنے دارالخلافت کو واپس آگئے سلطان محمود خلجی کو لکھا کہ بیوجہ ولایت مسلمانون کو خراب کرنا آئین اسلام اور مروت سے بعید ہے اگر پھر کبھہ آپ خرابی دکن مین کرینگے تو مین مالوہ کو خراب کرونگا سلطان خلجی نے جواب دیا کہ چونکہ آپ دکہنیون کے طرفدار ہین لہذا مین اب مضرت نہ پہونچاؤنگا بادشاہ نے قلعہ بیادر دا ور بندر دون کو جو مابین گجرات اور کوہکن کے واقع ہے روانہ ہوا اور چند لڑائیون کے بعد حاکم قلعہ نے عاجز ہوکر قلعہ اور ملک کو دیکے ملازمت اختیار کرلے یہ قلعہ ایسا مضبوط تہا کہ کسی سے فتح نہین ہوا تہا سلطان نے

خزانہ وغیرہ پر قبضہ کرکے رائے کو خلعت وٹیکہ اور شمشیر طلائی کے علاوہ ایک قلعہ کا مالک کرکے احمد آباد کو لوٹ آئے شکار کھیلتا ہوا احمد نگر کو چلا راستہ مین بہاء الملک نے ایک سلاحدار شاہی کو جان سے مار کر قصاص کی دہشت سے ایدر کو بھاگ گیا سلطان نے ملک حاجی وعضد الملک کو واسطے گرفتاری بہاء الملک کے روانہ کیا عضد الملک وغیرہ نے بہاء الملک کے دونو کرون کو بطمع مال راضی کرکے سلطان کی حضور مین پیش کرکے قتل کا اقبال کرا دیا اور بموجب فتوائے علمائے عصر کے اونکی گردن ماری گئی اوسکے بعد سلطان کو کیفیت واقعی ظاہر ہوئی سلطان نے عضد الملک وملک حاجی کو کہ اونہون نے ایک بے گناہ کو اغوا کرکے مرواڈالا سہتا قتل کرکے اور پوست کھینچکر خلایق کی عبرت کے لیئے چار سوے بازار احمد آباد مین لٹکایا اور اوسی زمانہ مین محمود شاہ غازی سے مجمال جہان آرائے آفتاب فلک حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ اپنے خوان کھانے مین سے ایک رکابی کھانے کی عنایت فرمائی ہے اوسکی تعبیر یہ تھی کہ دو ملک ایک کرنال دویم ملک دون دو بارد جسکے فتحکرنے مین شاہان دہلی وگجرات عاجز تھے اس بادشاہ کیوقت مین فتح ہوئے اور دون بارد کے گرد صدہا درے ہین دو درہ موزری و مہابلہ کے نام سے مشہور ہین انکے آگے قلعہ بھی نہایت مضبوط اور فلک فرسا کہ جو اس زمانہ مین چونا گڑہ کے نام سے مشہور ہے ان قلعون کو سلطان نے بہت آسانی سے فتح کیا جسکا قصہ اپنی جگہ آئے گا محمود شاہ غازی خدا پر بھروسہ کرکے روانہ ہوا جب کرنال چالیس کوس رہگیا اوسوقت لشکر سے ایکہزار سات سو جوان انتخابی چھانٹ کے اور اونکو گھوڑے عراقی عربی ترکی اور خنجر جنکے غلاف طلائی ونقرئی تھی دیکے معہ اپنے خالو تغلق خان کے دہادا کرکے بے خبر

درہ مہابدمین گھس گیا محافظ درہ بے خبر تھے سبکو قتل کرکے درہ پر اپنا قبضہ
کرلیا رائے کرنال نے واقف ہوتے تھے شکار کے بہانے سے قلعہ سے نکل
سلطان کے قلیل آدمی دیکھہ لڑائی پر مستعد ہوا مگر سلطان کا لشکر جو عقب مین
پاشنہ کوب چلا آتا تہا پہونچگیا اور کافرون کو مار کر ڈہیر کردیا اس لڑائی
مین سلطان محمود غازی نے خود اپنے ہاتھہ سے بہت کافرون کو واصل جہنم
فرماکر بتخانون کو توڑ پہوڑ کر زمین کے برابر کردیا اور سیکڑون عورتون و
لڑکیون و لڑکون کو قید کرکے چاہا کہ لشکر کو کرنال کے اطراف مین بہیجی مگر رائے
مندلک نے عاجزانہ صلح چاہی بادشاہ نے ہوا کے گرم ہوجانے اور اسباب
اور جواہر گرانمایہ کے پاجانے سے صلح پر راضی ہو پیشکش معقول لیکر احمدآباد کو
چلدیا اور دارالخلافت مین پہونچکر معلوم ہوا کہ رائے مندلک شاہی وضع سے
دربار کرتا ہے یہ بات بادشاہ کو ناگوار ہوئی فوراً چالیس ہزار سوار ایک سردار
کو دیکر حکم فرمایا کہ اگر رائے کرنال اثاثہ بادشاہی دیدے تو بہتر ہے ورنہ
اوسکے ملک کو بے چراغ کرڈالنا راجہ نے فوراً یہ سب چیزین بے زحمت دیکر
اپنے ملک کو تاراج ہونے سے بچالیا سلطان نے جو جو چیزین کرنال سے پائی
تہین سب کے سب قوالون کو دیدین اور اوسی درمیان مین سلطان باغ ارم
کو سیر و تفریح کے لیئے جاتا تہا ناگاہ قبل مست جو زنجیرون سے جکڑا ہوا تہا توڑکر
دوڑا جسقدر ہاتھی تھے اوسکی دہشت سے بہاگ گئے اور وہ سلطان کے
ہاتھی پر آپڑا سلطان کا ہاتھی بہاگا اوسنے ایک دانت مارا جو سلطان کے
پیر مین لگا خون جاری ہوگیا بادشاہ نے اوسکی پیشانی پر نیزہ مارا کہ خون
بہنے لگا ہاتھی نے پہر دانت مارا بادشاہ نے نیزہ لگایا اور تیسری
مرتبہ ایسا برچہا کاری لگایا کہ خون مثل فوارے کے ہاتھی کی پیشانی سے بہنے لگا

اور اوس صدمہ سے ہاتھی بہاگ گیا سلطان معہ الخیر باغین پہونچکر بہت کچھہ
خیرات کی اور مستحقین کو روپیہ تقسیم فرمایا اور بعد چند روز کے سلطان کے دل مین
آیا کہ جونا گڈہ و کرنال کو فتحکر کے اپنے ممالک محروسہ مین شامل کرلون اسلیئے
پانچ کرور روپیہ سپاہ کو تقسیم فرماکر منجملہ اوسکے دو ہزار پانچسو گہوڑے عربی
ترکی کہ بعضون کی قیمت دس دس ہزار تنکہ تھے اور پانچہزار تلوارین اور سات سو
کمر مرصع اور ایک ہزار سات سو خنجر جسکے غلاف طلائی تھے انعام مین دیکر روانہ
ہوا اور جب سورٹ مین پہونچا رائے مندلک نے اظہار اطاعت کرکے
عاجزانہ التماس کیا کہ بندہ مدت سے باجگذار حضور ہے جسقدر خراج کا حکم فرمائیے
حاضر کرون سلطان نے فرمایا کہ اس ولایت کو مین اسلام آباد کرونگا راجہ
اس پیغام کو سنتے ہی جونا گڈہ کے قلعہ مین بہاگ گیا سلطان بھی جونا گڈہ پہونچا
دفعتاً راجپوتون نے آکر لڑنا شروع کیا مگر شکست کہاکر بہاگ گئے تیسرے
روز خود سلطان نے حملہ کیا اور بہت اچھی طرحسے قلعہ کو گھیر کر فتحکرنا چاہا
مگر رات کو راجپوتون نے غفلت مین دہاوا کرکے **عالم خان فاروقی**
کو شہید کرڈالا تب بھی رائے مندلک نے مرروز کے محاصرہ سے تنگ ہوکر
امان کا خواستگار ہوکر شروع ۷۵۱ھ ہجری کو قلعہ کو سونپ کر قلعہ کرنال مین ۱۳۵۰ء
چلا گیا اور سلطان بھی فوج کثیر جونا گڈہ مین چہوڑکر کرنال کو تعاقب کرتا ہوا
روانہ ہوا اور راجہ مندلک کو سخت عاجز کرکے قلعہ کرنال پر کہ ایک ہزار نوسو
برس سے راجاؤن کے قبضہ مین رہتا قبضہ حاصل کرکے قلعہ مین تشریف لایا
اور شکر الٰہی ادا کرکے مثل **سلطان محمود غزنوی** کے بت اور بتخانہ کو
اپنے ہاتھہ سے توڑکے اور بت پرستون کو قتل کرکے غازی و مجاہد ہوا
اور رائے مندلک کا قصور معاف کرکے اپنے امرا مین داخل کرلیا سلطان کا

اطوار پسندیدہ اور اخلاق حمیدہ دیکھکر وہ مسلمان ہو گیا سلطان نے اوس کا ختنہ
کرکے خان جہان خطاب دیکے معزز عہدہ پر مقرر فرمایا اولاد اوسکی معزز عہدون
پر تا اواخر سلطنت گجرات مامور رہی اور بعضون نے یہ بھی لکھا ہے کہ شاہ عالم
کے ہاتھہ پر مسلمان ہوکر اوسکی مریدی مین داخل ہوا ہے بہرحال مسلمان ہونا
اوسکا ہر طرحسے ثابت ہے پس سلطان نے چاہا کہ اس زمین مین اسلام کا رواج
ہو جائے تو اوسیوقت منجمون اور اختر شناسون کو طلب کرکے اور ساعت سعید
دریافت کرکے دار الامارت کی بنیاد رکھی اور پھر اطراف ممالک سے ہزارون
معمار اور سنگ تراش اور مستری اور لوہار اور نجار اور بڑے بڑے دست کار
فن عمارت کے بلاکر نہایت خوش وضع شہر و دار الامارت بنایا اور تمام ارکان
و اعیان دولت اور ہزارون ملازم سلطنت کو بھی عمارت شاہی کے چارون طرف
بے شمار نفیس نفیس مکانات بنوانے کا حکم دیکر ایک نہایت دلچسپ شہر آباد کرکے
مصطفےٰ آباد نام رکھا سلطان جب مصطفےٰ آباد مین رہنے لگا بوجہ فاصلہ کے
احمد آباد کے اطراف مین چوری بکثرت ہونے لگی بادشاہ نے ملک جمال الدین
کوتوال لشکر کو محافظ خان خطاب دیکر منصب شحنگی اور کوتوالی احمد آباد پر مقرر
فرماکر احمد آباد کو روانہ کیا محافظ خان نے تھوڑے ہی عرصہ مین پانچسو نفر چورونکو
گرفتار کرکے دار پر چڑہا دیا اور ملک کا بہت اچھا انتظام کیا جس سے سلطان نہایت
خوش ہوا اور دوسرے خدمات مثل استیفای ممالک وغیرہ اوسپر اضافہ کرکے اوسکو
ممتاز فرمایا رفتہ رفتہ یہ نوبت پہونچی کہ ایک ہزار سات سو گھوڑے اوسکے اصطبل
مین ہر وقت موجود رہتے تھے اور اوسکے بیٹے ملک خضر نے راجہ پاکر دایدر وسردی
وغیرہ سے پیشکش لیا بادشاہ مصطفےٰ آباد ہی مین تھا کہ ماچنیون کی ایک جماعت
نے ملحد ہوکر راہزنی اور چوری کا پیشہ اختیار کیا ہے اور بوجہ مسافت بعید کے

شاہان دہلی سے بھی تدارک نہ ہوسکا بادشاہ نے فوراً کوچ کیا اور مقام شور سے
چھ سو آدمی کے ساتھ ایک شبانہ روز مین ساٹھ کوس طے کرکے بیخبر غنیم کے سر پر
پہونچگیا باوجودیکہ وہ لوگ چوبیس ہزار تھے علاوہ مردانگی و تیراندازی کے
قدآور اور قوت دار بھی تھے مگر پریشان و سراسیمہ ہوکے منتشر ہوگئے اور رہا
اونکے کفن بسر باندہ حاضر ہوئے اور راہزنی اور چوری سے توبہ کرکے عہد کیا کہ پھر ہلوگ
ایسے اعمال ناشائستہ نکرینگے سلطان نے اوس قوم کے بزرگون کو اپنے ہمراہ
مصطفےٰ آباد مین لیجاکر مسلمانون کے سپرد کیا تاکہ ارکان اسلامی اونکو سکھائی
جاوین جب آمد و شد اونکی زیادہ مصطفےٰ آباد مین ہوئی تو زبانی اونکی معلوم ہوا کہ
ملک سندھ مین چار ہزار گھر بلوچ شیعہ مذہب کے ہین تیراندازی مین بے مثل
ہین سرحد گجرات پر لوٹ مار کیا کرتے ہین سلطان محمود یہ سنتے ہی ۸۸۰ھ ہجری کو ۱۴۷۵ء
سندہ کو روانہ ہوا اور ملک شور سے ایک ہزار سوار اور ایک ہفتہ کا توشہ لے
رات اور دن مین ساٹھ کوس چلکے ایک جنگل مین فروکش ہوا اتفاقاً کچھ جماعت
بلوچون کی اونٹ چرانے کو آئی تھی سلطان کی آمد سے اپنی جماعت کو آگاہ
کردیا تب تو وہ پریشان ہوکر بھاگ رہے مگر سلطان نے سب کو تلاش کرکے
مرداڑالا اور اونکے مالون اور اسباب پر قابض ہوکر مراجعت فرمائی اوسی
زمانہ مین مولانا محمد سمرقندی کہ رئیس عظام دکن سے تھا معہ اپنے اہل اور
عیال اور اندوختہ چھنوین سالہ کے دریا کی راہ سے ہرموز کو جاتا تھا جب
جگت مین پہونچا ہندؤن نے برہمنون کی فتوے دینے سے مولانا کی کشتی
کو لوٹ لیا اور دو لڑکے بھی مولانا کے معہ عورتون کے قید کرلیے مولانا نے
سلطان سے استغاثہ کیا بادشاہ نے مولانا کو احمد آباد کو بھیج اور خود جگت کو جاکر
محاصرہ کیا سانپونکی وہان اسقدر کثرت تھی کہ خیمہ سلطانی کے قریب سات سو

سانپ مارے گئے اسی طرح اور لشکر مین بھی قیاس کرنا چاہیئے چار مہینہ وہان سلطان نے قیام کیا اور تمام تنخانون کو توڑ مسجدین بناکر جہازات کو درست کرکے جزیرہ تنبت کو روانہ ہوا اور راجہ بہیم کو گرفتار کرکے اور کامل تسلط کرکے فرحت الملک کو وہان کا حاکم مقرر کیا اور جب مصطفےٰ آباد مین پہونچا مولانا کو احمد آباد سے بلاکر لڑکون اور عورتون کو مولانا سمرقندی کے سپرد کرکے راجہ بہیم کو بھی حوالہ کیا اور بموجب کہنے مولانا کے راجہ بہیم کو مروا ڈالا اور احمد آباد مین پہونچ بہاء الدین عماد الملک کو حاکم سونکہر اور فرحت الملک کو حاکم تنبت وجگت ونظام الملک کو حاکم مانیر اور خداوند خان کو اتالیق شاہزادہ مظفر کا مقرر کرکے احمد آباد مین رہنے کا حکم دیکر خود مصطفےٰ آباد مین لوٹ آیا بعد چند روز کے خداوند خان اور رائے رایان اور دوسرے سردارون نے چاہا کہ شہزادہ احمد کو تخت پر بٹھاکے بادشاہ کو معزول کرین اس بارہ مین عماد الملک سے بھی قسم لیکر مشورہ لیکے باہم قرار دیا کہ قبل عید رمضان کے سب لوگ جمع ہوجائین اور یہ کام انجام پاجاوے عماد الملک نے عید کے روز اپنی فوج کو آراستہ کرکے اور شاہزادہ کو نماز پڑھنے کے لئے عیدگاہ کو لیگیا خداوند خان اور دیگر شاہزادہ نے ارادہ عماد الملک کا دریافت کرکے خاموشی اختیار کی اور اس بارہ مین کچھہ ذکر نہین کیا اسلئے کام ناتمام رہا بادشاہ کو جب یہ خبر بذریعہ قیصر خان کے معلوم ہوئی دوست اور دشمن پہچاننے کے لئے مجمع مین فرمایا کہ شاہزادہ اب جوان ہوا گجرات شاہزادہ کو دیکے مین حج کو جاؤنگا مگر عماد الملک نے عرض کیا کہ ایک مرتبہ آپ احمد آباد کو تشریف لیچلین اوسکے بعد حضور کو اختیار ہے سلطان احمد آباد کو پہونچا اور اکابران واعیان سلطنت کو جمع کرکے فرمایا کہ جب تک اجازت حج کی تمکو گ نہ دوگے مین کھانا نہ کہاؤنگا سب لوگ

خاموش ہورہے مگر عماد الملک نے عرض کیا کہ لڑکا میرا جوان ہے اوسکو شاہزادہ
کے پاس چھوڑکے مجھکو آپ ہمراہ رکھین اور نظام الملک نے عرض کی کہ پہلے آپ
خزانہ وغیرہ کی حفاظت کے لیئے قلعہ چھپانیر کو فتح کرلین اوسوقت بہت مناسب
ہو سلطان نے انشاء اللہ فرماکر خاصہ نوش کیا اور چند روز تک عماد الملک سے
بات نکے اور عماد الملک سے مفصل حال دریافت کرکے کسی سے اس بارہ مین
کچھہ نہین کہا فقط اسقدر کیا کہ کبوترخانہ مین ایک کبوتر کا نام خداوندخان رکھا
چونکہ خداوندخان کا اوبار آچکا تہا قیصرخان کو مجاہدخان نے نار کے معہ
خداوندخان اور صاحبخان کے بہاگ گیا اژدرخان جو قیصرخان
کے قتل مین متہم تہا اوسکی بیقصوری ثابت ہوگئی تب سلطان نے خداوندخان
خان کو قید کا حکم دیکے احمد آباد کو آیا اسی عرصہ مین عماد الملک کا انتقال
ہوگیا اختیارخان اوسکی لڑکے کو سلطان نے وزیر کرکے مصطفےٰ آباد
زیادہ مین چلا آیا اور ملیبارون کی سرکشی کا حال سُنکر کئی جہاز اپنے ساتھہ
لیکے روانہ ہوا اور اونکی کشتیون کو جہین اور کامل سزا دیکے واپس آیا
اسی عرصہ مین گجرات مین قحط پڑا جس سے ہزارون آدمی ضایع ہوگئے
۱۴۸۵ء بعدہ عشرہ ذیقعدہ ۸۸۹ھ ہجری کو چھپانیر کے قلعہ پر چڑہائی کی چھپانیر کا قلعہ
نہایت مضبوط پہاڑ پر واقع تہا اور دو قلعہ کہ ملحق قلعہ اول کے
تہا اوسکے درمیان مین دیوار پختہ کھچی ہوئی تہی جس سے اور بھی مضبوطی اوسکی
بڑہ گئی تہی راجہ بنائی حاکم چھپانیر کے پاس ساٹھہ ہزار راجپوت ہر وقت
موجود رہتے تھے راجہ بنائی نے رسول آباد وغیرہ کو لوٹ کر خراب
کرڈالا اور اکثر مسلمانون کو شہید کیا بادشاہ جب بروودہ مین پہونچا رای بنائی
از کردہ خویش پشیمان ہوکر صلح کا خواستگار ہوا مگر بادشاہ نے منظور نہین کیا

اور بادشاہ نے عضد الملک کو حکم دیا کہ تاج خان اور بہرام خان کو بھی
اپنے ہمراہ لیکر دشمن کو خوب سزا دو عضد الملک وغیرہ حکم پاتے ہی دشمن سے
جا بھڑے مگر قلعہ فتح نہین ہوا تب سلطان نے خود برودہ سے کوچ کر کے
موضع کریاری جو مالوہ کی راہ پر ہے تشریف لایا راے بناہی نے پہلے
صلح کرنا چاہی جب سلطان نے نہین مانا مجبوراً راجگان اطراف سے مدد
لیکر ساٹھہ ہزار سوار اور پیادون سے مقابلہ کر کے اور بھاگ کر بارہ ہزار
سپاہیون سے قلعہ مین چلا گیا بادشاہ نے امیرون کو ایک ایک جگہہ پہ
مقرر کر کے خود کریاری مین لوٹ آیا اور سید بدر کو رسد لانے پر مقرر
کیا ایک روز سید موصوف رسد لئے آتا تہا راجپوتون نے لڑکے رسد کو
چھین لیا سلطان نے رنجیدہ ہو کر ساباط وغیرہ اور تمام اسباب قلعہ کشائی بنانے
کا حکم دیکے قلعہ لے لینے کی سخت تاکید کی راجہ بناہی نے مجبور ہو کر سلطان علاء الدین
خلجی کو ایک لاکھہ تنکہ فی منزل کے دینے پر بلایا مگر سلطان مذکور نے علماے اسلام
کے فتوے دینے سے مندو کو واپس گیا تب سلطان چہپانیر مین آیا ابہی تک قلعہ
فتح نہین ہوا تہا کہ جامع مسجد بادشاہ نے بنوائی شروع کی امیرون کو یقین
کامل ہوا کہ بغیر فتح قلعہ کے سلطان واپس نہ جائینگے ایک روز سپاہیون نے
ساباط سے دیکہا کہ صبح کو راجپوت نہانے وغیرہ کو چلے جاتے ہین اور
مورچہ قلعہ کے خالی رہتے ہین بادشاہ نے فرمایا کہ صبح کو ساباط کے ذریعہ سے
اندر قلعہ کے اوتر کر دروازہ قلعہ کا کہولدیا جائے چنانچہ سپاہیون نے ایسا
ہی کیا اور قلعہ مین پہونچکر ایک جماعت کثیر کو قتل کر کے دروازہ کیطرف
بڑہے تھے کہ راجپوتون نے حملہ کیا اور بڑے زور شور سے لڑنے
لگے ادہر مغرب کیطرف توپ کیوجہ سے دیوار قلعہ مین شگاف پڑگیا تہا ادہی

روز ملک ایاز سلطانی نے بہی فرصت پاکر اوسی شگاف کے ذریعہ سے معہ اپنے سپاہیون کے قلعہ مین پہونچگیا اور شاہ محمود نے سایاط پر پہونچکر نہایت عاجزی سے خداوند کریم سے اپنی فتح کی دعا مانگی اور آدمیون کو کمک پر نامزد کیا راجپوتون نے حصہ آشبازی کے جو مارے وہ ہوا کی مخالفت سے راے بناہی کی صحن مین گری اور مسلمانون کو کچہہ گزند نہین پہونچا راے بناہی نے اپنا ادبار خیال کرکے اپنے اہل وعیال کو جلاکر لڑنے پر آمادہ ہوکے یہانتک لڑا کہ ۲ ذیقعدہ ۸۸۹ھ ہجری معہ اپنے وزیر سورا کے زخمی ہوکر قید ہوگیا سلطان نے اوسکی نہایت توقیر کرکے اسطرح لڑنیکا سبب دریافت کیا راے مذکور نے عرض کیا کہ یہ ملک موروثی میرا ہے مین نہین چاہتا ہون کہ دوسرے کا قبضہ ہو پہر سلطان نے ایک شہر نہایت عمدہ وکلان آباد کرکے محمد آباد نام رکہا اور مصطفےٰ آباد کو خلیل خان اپنے لڑکے چہوٹے کو دیکے خود محمد آباد مین سکونت اختیار کی اور اوسی شہر مین جامع مسجد جسکی بنیاد قبل فتح قلعہ کے دی تھی نہایت عمدہ اور کلان بنواکے ممبر بہی بنوایا جسکی تاریخ عزیزی نے بہت خوب لکہی ہے۔ قطعہ۔

حضرت شاہ عاقبت محمود	آن سلاطین پناہ دین پرور
پیش محراب مسجد از تعظیم	ممبرے ساخت خوب وخوش منظر
سال تاریخ ممبر و محراب	قلمی شد بہ خطبہ و ممبر

راجہ بناہی اور اوسکے وزیر کو سلطان نے دعوت اسلام کی مگر اوسنے منظور نہین کیا پانچ مہینے تک حسب فتواے علماے عصر برابر دعوت اسلام کی گیگئی جب اوسنے نہین مانا تو دار پر چڑہاکر مرواڈالا اور برج وغیرہ بنانے کے واسطے ایک امیر کو احمد آباد کو بہیجا تہوڑہی مدت مین اوسکی

۱۴۸۳ء

تکمیل ہوگئی ایک فاضل نے آیہ کریمہ ومن دخلہ کان آمنا تاریخ کہی ۸۷۲ھ
کو سوداگرون نے راے آبو کی شکایت بادشاہ کی حضور مین بیان کی کہ چار
سو گھوڑے ہمارے معہ اسباب ومال کے رائے مذکور نے لوٹ لیے سلطان
نے غمگین ہوکر قیمت مال غارت شدہ کی خزانہ سے دلواکر آبو کو روانہ ہوا اور
دوسری منزل مین مقام کرکے راے آبو کو بہ صحابت سوداگران کے فرمان بجا
کہ سوداگر ہمارے واسطے گھوڑے لاتے تھے تمنے راستہ ہی مین گھوڑے
وغیرہ لوٹ لیے بہتر یہ ہے کہ کل مال اور اسباب غارت شدہ معہ گھوڑون
کے سوداگرون کو واپس کرو ورنہ مین آتا ہون اور سوداگرون کو فرمان
دیکے روانہ کیا راجہ آبو نے تین سو شتر گھوڑے معہ مال اور اسباب کے سوداگرون
دیکے مابقی جو ضایع ہوگئے تھے اونکی قیمت ادا کردی اور سلطان کو بہت
عمدہ عمدہ تحفے اور پیشکش معقول دیکے خود ملازمان سلطان مین داخل ہوگیا
سلطان جب مراد محمد آباد چمپانیر مین واپس آیا اور شہر کے گرد برج وغیرہ نہایت
مضبوط تعمیر کرکے عیش اور عشرت مین مشغول ہوا اور سنہ ۹۰۰ ہجری کو خبر پہونچی ۱۴۹۸ء
کہ بہادر گیلانی جو سلطان محمود بہمنی کی طرف سے سواحل بحر محیط
پر حاکم ہے اوسنے بندر گجرات کے چوبیس جہازون کو جو مال تجارت سے
مالا مال تھے لوٹ لیا اور اوسپر بھی اکتفا نکرکے یاقوت نام حبشی کو دو سو جہاز
دیکے جزیرہ مہایم کو جلا کر اوسکی تسخیر پر آمادہ ہے بادشاہ نے صفدر الملک
کو بحری فوج سے اور قوام الملک کو بری فوج دیکر بہایم کو روانہ کیا
اتفاقاً ہوا کی مخالفت سے صفدر الملک کے جہازات متفرق ہوگئے اور
بہادر گیلانی سے امان لیکر کنارے پر پہونچے اور لڑائی شروع کی مگر صفدر الملک
وغیرہ گرفتار ہوگئے قوام الملک نے بذریعہ عرضداشت کی سب کیفیت سے

بادشاہ کو مطلع کیا بادشاہ نے ہاشم تبریزی نام ایک سردار کو بطور سفیر کے
سلطان محمود شاہ بہمنی کے پاس بھیجکر یہ سب کیفیت کہلا بھیجی کہ اگر لشکر گجرات
خشکی سے جب تک کچھہ تھوڑا حصہ ملک دکن کا خراب اور پائمال نہو بہادر گیلانی
کے مسکن تک پہونچ نہین سکتا اور راہ دریا سے لشکر عظیم کا بہونچنا سخت دشوار
ہے اس صورت مین مناسب ہے کہ آپ اوسکے دفع مین کوشش کرین محمود شاہ
نے اس پیغام کے سنتے ہی اوسکے دفع کرنے کو باوجود تسلط امرا کے چڑھ
دوڑا اور اوسکو قتل کرکے صفدر الملک کو معہ جہازات اور تحفہ اور ہدایا کی خدمت
مین بادشاہ روانہ کرکے امرا سرکش کی دفع کے واسطے مدد چاہی مگر بادشاہ نے
کچھہ توجہ نہین فرمائی اور سنہ ۹۰۱ ہجری کو بادشاہ راجہ ایدر سنہ ۱۴۹۹ء
کی گوشمالی کے واسطے نہضت فرما ہوا راے مذکور سے چار سو گھوڑے اور
چار لاکھ تنکہ اور بے شمار ہتھیار اور نفیس نفیس چیزین لیکے محمد آباد کو واپس آیا
اور سنہ ۹۰۴ ہجری کو الف خان اور عادل خان فاروقی نے بغاوت سنہ ۱۵۰۳ء
کی بادشاہ نے قاضی بیر کو نامزد فرمایا قاضی نے تعاقب کرکے اور مالوہ
تک الف خان کو بہگا کر آخر کو عہد و پیمان لیکر گجرات مین آکر الف خان مر گیا اور
پھر قاضی نے معہ اور امیرون کے ولایت خاندیس مین جاکر اور اوس ملک کو
لوٹ کے بے چراغ کرنے لگا اوس وقت عادل خان نے مضطرب
ہوکر خراج کئی سال کا جو اوسکے ذمہ باقی تہا لیکر محمد آباد مین پہونچا اور بدستور
اپنی جگہہ پر رخصت کیا کیا اوسی درمیان مین ملک اشرف اور ملک وجیہ
تہانیدار اور کوتوال دولت آباد کی عرضداشت پر احمد نظام الملک بحری
کی تادیب کیواسطے پیش خانہ دکن کیجانب روانہ کیا تہا دو تین منزل جانیکے
بعد معلوم ہوا کہ احمد نظام الملک بہاگ گیا اور ساکنان دولت آباد نے

پیشکش معقول حاضر کرکے بہت سا عذر کیا تب سلطان محمد آباد چمپانیر کو واپس آیا تو معلوم ہوا کہ والی دکن سے امیران دکن لبغی ہوگئے ہین اور تمام ملک مین فساد پھیلا ہوا ہے بادشاہ کو بھی خوف غالب ہوا کہ یہان بھی عذر نہ ہوجاوے اسلیئے احمد آباد مین جاکر حکمت عملی سے امراء صاحب اقتدار کو معزول و مقتول کرکے اور دوسرون کو بجاے اونکے مقرر کرکے محمد آباد کو واپس آیا تین ماہ اس بات کو نہین گذرے تھے کہ خبر پہونچی کہ نصارا چاہتے ہین کہ ہند مین قلعہ بناکر بود و باش کرین اور سلطان روم کے جہازات اونکے تعاقب کو ہند مین آئے ہین ازانجملہ چند جہاز بنادر گجرات مین بھی آئے ہوئے ہین بادشاہ نے اس خبر کے سنتے ہی بنادر دیپی دومہ و مہایم کو روانہ ہوا اور اپنے غلام خاص ایاز سلطان کو کہ سپہ سالار تہانیدر دیپ سے چند کشتیان دیگر نصارا پر بھیجا اور ذالجہاز رومی بھی ہمراہ گئے بندر جیول مین مقابلہ ہوا ایک جہاز کلان نصارا کا توپ سے ٹوٹ کر غرق ہوگیا جسمین ایک کرور کا مال تہا اور ایاز نے فتح پاکر معاودت کی بادشاہ بندرونکا انتظام اچھی طرحسے کرکے محمد آباد کو واپس آیا اسی عرصہ مین داؤد خان کے فوت ہونے سے ملک حسام الدین وغیرہ نے بغاوت کی بادشاہ نے تہانیسر کا قصد کیا اور آصف خان اور ملک عزیز الملک کو واسطے تادیب نظام الملک اور حسام الملک اور عالم خان کے بھیجا مگر عادل خان اور ملک حسام الدین نے بادشاہ سے قصور معاف کراکے بہ معیت آصف خان کی قدمبوسی حاصل کی بادشاہ نے خوش ہوکر عادل خان کو خطاب اعظم ہمایون دیکے برہانپور اور آسیر پر حاکم کیا اور ملک لاون کو خان جہان اور ملک مالیا کو غازی خان اور عالم شہ تہانیدار تہانیسر کو قطب خان اور ملک حافظ کو محافظ خان اور ملک یوسف کو

یوسف خان خطاب دیکر اعظم ہمایون کے ہمراہ کردیا مگر ملک لادن کو بناس
مین جاگیر دی اور اپنے امیرون سے ملک نصرت الملک اور محاہدۃ الملک کو
بھی ساتھہ جانے کا حکم دیکے خود دار الخلافت کو واپس آیا اور ملک حسام الدین
کو شہریار خطاب دیکر ممتاز فرمایا اور شاہزادہ مظفر خان ولد شاہزادہ بہادر کو
فیلان نامی واسپان عربی وعراقی وغیرہ خلاف عادب مرحمت فرماکر شاہزادہ بہادر
کو اپنے پاس رکھا اور سلطان مظفر کو ہرووزہ مین رخصت فرمایا اعظم ہمایون
نے شہریار کو قتل کرڈالا سلطان نے فرمایا کہ نمک حرامی کا بھی نتیجہ ہوتا ہے
اسی عرصہ مین اعظم ہمایون کا عریضہ پہونچا کہ شیر خان وسیف خان
کہ قلعہ اسیر پر قابض ہین نظام الملک بحری کو اونھون نے طلب کیا ہے
اور وہ اپنی سرحد پر آگیا ہے جسوقت آگے کو بڑہیگا ضرور لڑائی ہوگی بادشاہ
نے دلاور خان اور قدر خان اور صفدر خان کو معہ پانچ لاکھہ روپیہ
کے اعظم ہمایون کے پاس بھیجکر جواب لکھا کہ جسوقت ضرورت ہوگی مین خود
آؤنگا اس عرصہ مین شاہزادہ مظفر بھی برودرہ سے آگیا اور حسب سفارش
شاہزادہ کے سات لاکھہ روپیہ اور بھی بادشاہ نے بھیجدیا بعد چند روز کے
نظام الملک بحری کا خط آیا کہ خان زادہ عالم خان کو بھی تھوڑا ملک برہانپور
مین عطا فرماجاوے سلطان نے غصہ مین آکر فرمایا کہ غلام کو یہہ مجال اور
قدرت ہوئی کہ عرضداشت کے بدلے خط شاہون کو لکھتا ہے اور اگر اوسنے
قدم اپنے مرتبے سے بڑہایا تو گوشمالی قرار واقعی دیجاویگی نظام الملک اس
خبر کے سنتے ہی احمد نگر کو بہاگ گیا امرائے مذکور جب قلعہ ندربار مین پہونچے
شیر خان وسیف خان مان حاصل کرکے دکن کو چلے گئے اور عالم خان
بھی چلدیا عادل خان نے آسیر مین پہونچکر دلاور خان کو گجرات کو رخصت کیا

سنہ ۱۵۱۴ع اور سنہ ۹۱۶ ہجری کو سکندر شاہ بادشاہ دہلی نے از روے محبت اور اخلاص کے تحفہ اور سوغات بھیجی قبل اسکے کسی بادشاہ دہلی نے سلاطین گجرات کو کچھہ نہین بھیجا تہا اور ذی حجہ سنہ مذکور کو بادشاہ ہنروالہ کو پہونچکر تمام علما اور صلحار کو انعام دیکر زیارت مشائخ پٹن کی کرتا ہوا احمد آباد کو پہونچا اور طواف روضۂ مقدسہ حضرت شیخ احمد کہٹو کا کرکے محمد آباد چہپانیر کو واپس آکر بیمار ہوگیا اور شاہزادہ مظفر کو برودرہ سے بلاکے بہت سی نصیحتین اور وصیتین فرماکے برودرہ کو رخصت کیا مگر جب بیماری نے زور پکڑا اوسوقت پھر طلب کیا اسی عرصہ مین فرحتہ الملک نے عرض کی کہ شاہ اسمعیل بادشاہ ایران نے یادگار بیگ قزلباش کی معرفت بہت سے تحفے نفیس بھیجے ہین وہ راستہ مین ہی بادشاہ نے فرمایا کہ خدارا نفیو نکا منہ مجھے نہ دکہادے ایسا ہی اتفاق ہوا کہ یادگار بیگ ہنوز راہ مین تہا کہ بادشاہ نے ساٹھ سال

سنہ ۱۵۰۶ع گیارہ ماہ کی عمر پاکر پچپن سال اور ایک ماہ سلطنت کرکے ۲ رمضان سنہ ۹۱۷ھ روز دوشنبہ کو عصر کے وقت انتقال کیا خدائگان حلیم لقب ملا اور محمود بیکرہ بہی لوگ کہتے تھے بیکرہ اوس گائے کو کہتے ہین جسکے سینگ اوپر کو اوٹھے ہوئے ہوتے ہین چونکہ سلطان کی مونچہہ اوٹھی ہوئی تھی اسواسطے یہ لقب پڑگیا اور دوسری روایت یہ ہے کہ سلطان نے دو قطعہ کرنال چہپانیر کو فتح کیا اسلیئے بیکرا کا خطاب ہوا یعنے صاحب دو قلعہ اور یہی روایت صحیح معلوم ہوتی ہے

ذکر سلطنت سلطان مظفر شاہ بن سلطان محمود گجراتی بادشاہ ہفتم

سنہ ۱۵۱۵ع سلطان مظفر شاہ نے ۳ رمضان المبارک سنہ ۹۱۷ ہجری روز سہ شنبہ کو محمد آباد میں تخت آبای پر جلوس کیا ولادت سلطان کی سنہ ۸۸۵ ہجری روز پنجشنبہ کو ہے

یہ بادشاہ نہایت متشرع اور پیروی حدیث نبوی صلے اللہ علیہ وسلم کی بہت کرتا تہا
ہمیشہ کلام مجید بخط نسخ لکہکر حرمین شریفین کو بہیجا کرتا تہا اکثر بزرگان ایرانی اور
تورانی اسکے عہد مین موجود تہے سب مین ملا محمد ساولش شیرازی ممتاز
تہا نقش اپنے پدر بزرگوار کی مزار فایض الانوار حضرت شیخ کہنو قدس
سرہ کی معرفت عزیز الملک کے معہ دو لاکہہ روپیہ کے بہیجکر حکم فرمایا کہ
روپیہ محتاجون اور غریبون کو تقسیم کیا جاوے اور امیرون اور ارکین سلطنت
کو خلعت اور خطاب سے سرفراز فرماکر ملک خوش قدم کو عماد الملک اور ملک
رشید الملک کو خداوند خان خطاب دیکر وزارت پر مقرر فرمایا اسی درمیان
مین یادگار بیگ قزلباش بھی نواحی محمد آباد مین پہونچا امیرون نے استقبال
کیا اور جو تحفہ کہ بادشاہ مرحوم کے واسطے لایا تہا بادشاہ کے پاس پیش کرکے
خلعت سے مخلع ہوا اور سرائے خاص سکونت کے لیئے تجویز کی گئی اور برودرہ
مین جاکر اوسکو دولت آباد کے نام سے موسوم کیا اوسی درمیان مین صاحب خان
مندوی اپنے بھائی کے خوف سے بہاگ کر برودرہ مین پہونچا بادشاہ
نے استقبال کراکے بلایا اور برودرہ مین رہنے کا حکم دیکر خود محمد آباد کو
واپس آیا اور قیصر خان کو قصبہ دہود کو روانہ کیا تاکہ مفصل حال مالوہ
اور سلطان محمود خلجی کا لکہے مگر ستارہ اقبال صاحب خان کا پستی مین تہا
حسب اتفاق یادگار بیگ کے نوکرون اور صاحب خان کے نوکرون سے
نزاع واقع ہوئی اور گہر یادگار بیگ کا لوٹ لیا گیا قزلباشون نے تیر و
کمان سے چند آدمیون کو زخمی کیا اور یہ مشہور ہوا کہ صاحب خان کو قزلباشون
نے قید کرلیا سلطان زادہ مالوہ خجالت سے بے رخصت اسیر ہوتا ہوا کاویل
کو چلا گیا اسی درمیان مین بادشاہ نے راجپوتون کی سرکشی کو سنکر احمد آباد

جاکر دیرہ کو روانہ ہوا اثنائے راہ مین رائے بہیم راجہ ایدر کی مخالفت اور
عبد الملک کے مارے جانے اور عین الملک کے شکست کی خبر سنکر ایدر کو روانہ
ہوا راجہ ایدر بیجانگر کے پہاڑون مین جا چھپا اور گوپال زنار دار کو تبسل لاکھہ پیسے
اور سو گھوڑے بطریق نذر کے دیکے صلح کرکے شاہزادہ سکندر خان کو محمد آباد
اور قیصر خان کو دیولہ مین بہیجکر خود دہار کو کوچ کیا مگر معلوم ہوا کہ سلطان
محمود خلجی مالوہ مین نہین ہے چندیری کو گیا ہوا ہے ازراہ مروت مالوہ کا
جانا منسخ کرکے زیارت مزار شیخ عبد اللہ چنگال اور شیخ کمال الدین
مالوی کی کرکے محمد آباد کو واپس آیا اسی عرصہ مین راجہ ایدر کا مرگیا رائے
مل اسکا داماد ایدر پر قابض ہوگیا بہار مل پسر راجہ نے بادشاہ کی نالش کی یہانسے
نظام الملک تعنات ہوا اوسنے ایدر کو فتح کرکے اور بہار مل کو گدی نشین کرکے
واپس آیا اور بادشاہ نے احمد آباد کیجانب کوچ کیا وہان شاہزادہ سکندر خان
کو کدخدا کرکے ایک بہت بڑا جشن کیا اور سب کو خلعت اور انعام سے مالامال
کرکے پھر محمد آباد کو واپس آیا بعد چند روز کے معلوم ہوا کہ محمد شاہ خلجی راجپوتان
پوربیہ سے شکست کہاکر سرحد گجرات مین آیا ہے سلطان نے سرابردہ لشکر خ
اور بارگاہ وغیرہ کہ مخصوص شاہون کے لئے ہوتے ہین بہیجکر خود بہی استقبال کو
روانہ ہوکر ملاقات کی اور وعدہ مدد دہی کا فرماکر اور لشکر جمع کرکے مالوہ
کو کوچ کیا مندلی رائے نے رائے نتہو کو قلعہ مندو مین چہوڑکر خود
دس ہزار سوار اور فیلان محمودی کو لیکے دہار ہوتا ہوا رانا سنگا کے
پاس چلا گیا بادشاہ نے قلعہ مندو پر پہونچکے عادل خان فاروقی کو سپہ سالار
اور قوام الملک کو اوسکے ہمراہ کرکے مقابلہ کا حکم دیا چار روز خوب لڑائی
رہی پانچوین روز آدہی رات کو راجپوتون کو غافل دیکہہ اور سیڑہیان لگا

جرات اور بہادری سے قلعہ پر چڑھ کے دروازہ کو کھول دیا
بالکل گجرات کا لشکر قلعہ مین پہونچگیا اپنی عورتون کو جلا کر راجپوت لڑائی پر
آمادہ ہوے مگر سب قید ہوگئے اور بہت سے مارے گیئے سلطان محمود خلجی
نے مبارکباد دیکر عرض کیا کہ میرے واسطے کیا حکم ہے سلطان نے مخلاف
عادت سلاطین کے سلطان محمود خلجی کو پھر حکومت مالوہ کی عنایت فرماکے
دوسرے روز رانا سنگا کے مقابلہ کے لیئے روانہ ہوا مگر رانا بھاگ کے
چیتور کو چلا گیا عادل خان نے ہزارون راجپوت کو قتل کرکے اپنے
دل کا حوصلہ نکالا تب سلطان محمود خلجی نے دعوت کا سامان مہیا کیا سلطان
گجرات معہ شاہزادہ بہادر خان و شاہزادہ لطیف خان اور عادل خان
وغیرہ کے قلعہ مندسور مین پہونچکے خوب ہی دعوت نوش کین اور سیر سیاحت
کرکے اور پیشکش معقول لیکے محمد آباد کو جاتا تہا کہ سرکشی رائے مل کی خبر
سُنکر ایدر کو پہونچا رائے مل کا معین و میر پرست راجہ مل تہا اوسکے ملک
کو لوٹ کے ویران کردیا بعد چند روز کے خبر پہونچی کہ سلطان محمود خلجی
پھر رانا سنگا و مندلی رائے سے لڑکر معہ آصف خان کے قید ہوگیا
اور آصف خان کا لڑکا اس معرکہ مین کام آیا مظفر شاہ کو سخت صدمہ
ہوا اور ایدر کو پہونچکے حکومت ایدر کی مبارز الملک کو تفویض
کی مبارز الملک نے اپنی بیوقوفی سے ایک کُتے کا نام رانا سنگا رکھہ کے
قلعہ کے دروازے پر باندہ دیا رانا سنگا اس خبر کے سُنتے ہی فوراً دوڑ آیا
مبارز الملک نے بادشاہ کو اطلاع کی چونکہ امراے مظفر شاہی مبارز الملک
سے صاف نہ تھے بادشاہ کے گوش گذار کردیا کہ مبارز الملک نے کیون
کُتے کا نام رانا سنگا رکہا جسکا نتیجہ یہہ ہوا بادشاہ نے بھی کچھہ توجہ نہ کی

اسوقت مبارز الملک کو شکست ہوئی احمد نگر اور بیل نگر لوٹ لیا گیا
ملک حاتم تہانیدار بیل نگر مارا گیا بادشاہ نے عماد الملک اور
قیصر خان کو بعد برسات کے چیتور کو جانے کا حکم دیا مگر ایاز خاص
سلطانی نے کہ غلام خاص سلطان محمود متوفے کا تہا اس مہم پر جانیکے
التجا کی بادشاہ نے منظور کرکے ایک لاکہہ فوج اور سو ہاتھی دیکر رخصت
کیا ملک ایاز اور قوام الملک جب مہراسہ کو پہونچے اوسوقت
بادشاہ نے ازراہ دور اندیشی تاج خان اور نظام الملک کو بھی
بیس ہزار سوار دیکر روانہ کیا ملک ایاز نے صفدر خان کو لکہاکرت
پر بہیجا صفدر خان نے لکہاکرت کو خراب کیا تب ایاز نے بدونگر اور
بانسوالہ کو جلایا اور چیتور کو روانہ ہوا اس عرصے مین اسنج الملک
اور صفدر خان کو معلوم ہوا کہ اودیسنگہہ راجہ مال اور آکرسین
پوربیہ شبخون مارنا چاہتے ہین امرایان مذکور نے بغیر اطلاع ملک ایاز
کے قریب چالیس ہزار سوار کے لیکر موقع پر پہونچکے جنگ عظیم واقع ہوئی
آکرسین تو زخمی ہوکر جان بچا گیا اور بہت سے راجپوت قتل ہوئے
تہوڑے بہت بہاگ نکلے ایاز نے مندسور کو پہونچکر محاصرہ کیا رانا سنگا
نے پیغام بہیجا کہ مین باج گذار ہوتا ہون آپ محاصرہ اوٹہالین مگر ایاز
نے نہین مانا اور محمود شاہ خلجی کو بلایا وہ بہی بہت جلد موقع پر پہونچا
سلہدی کہ محمود شاہ خلجی کے ساتہہ آیا تہا ہرچند اوسنے صلح کی کوشش
کی مگر بے سود ہوئی مسلمانون نے نقب دیکر دیوار کو اوڑا دیا مگر راجپوتون
نے نئے دیوار بہت جلد بنالی جس سے کچہہ فائدہ نہین ہوا مگر قوام الملک
نے جرات کرکے چاہا کہ قلعہ مین گہس جائے ایاز نے منع کیا گجرات کے

امیرون کو یہ بات نہایت شاق ہوئی اوسیوقت سے امیرون اور ایاز مین
ناچاقی ہوگئی اوسوقت ایاز نے رانا سے صلح کرنا چاہی مگر امیرون نے
محمود شاہ خلجی کے پاس جاکر عرض کی کہ ہلوگ آپ کے ساتھ قلعہ رنتھنبور کرکے
فتح کرلین گے مگر ایاز نے سلطان کے پاس پیغام بھیجا کہ بادشاہ نے مجھے
سردار کیا ہے مین صلحکرنا چاہتا ہون بخلاف اور امیرون کے کہ وہ
میری راے سے متفق نہین ہین اس پیغام کے سنتے ہی والی مالوہ اپنے
ملک کو چلا گیا اور ایاز رانا سنگا سے صلحکر کے اور قاصدون کو خلعت دیکے
سلطان کے پاس حاضر ہوا اور خلعت پاکر اپنی جاگیر کو چلا گیا سلطان نے
فرمایا کہ بعد برسات مین خود چتور کو فتح کرونگا یہ خبر ایاز کو پہونچی اوسنے
رانا کو اطلاع دی رانا نے اپنے لڑکے کو معہ تحفہ تحایف کے خدمت مین
بادشاہ کی بھیجکے صلح کی تمنا کی بادشاہ نے اوسکے لڑکے کو مخلع کرکے اور
رانا کا قصور معاف کرکے رخصت کردیا اسی سال مین ایاز کا انتقال ہوگیا
بادشاہ نے بجاے اوسکے اوسکے لڑکے کو مقرر کرکے احمد آباد کو روانہ
ہوا اثنار راہ مین حرم خاص نے جسکو بادشاہ بہت چاہتا تھا انتقال کیا
سلطان نہایت مغموم ومحزون احمد آباد پہونچا ایک روز عالم خان لودی
بن سکندر شاہ نے عرض کی کہ مجھے امراے دہلی تخت نشینی کے لیئے
بلاتے ہین اگر آپ میری مدد فرمائین تو مین کامیاب ہوجاؤن بادشاہ
نے تھوڑا لشکر اور روپیہ دیکے اوسکو رخصت کیا اسی عرصہ مین شاہزادہ
بہادر خان نے بوجہ نہ کافی ہونے خرچ کے اپنی جاگیر مین اضافہ چاہا
کہ مثل شاہزادہ سکندر خان کے میری بھی جاگیر ہوجائے بادشاہ نے
وعدہ کیا مگر دفعتہ مصلحت کے خلاف سمجھکر جاگیر نہ بڑہائی شاہزادہ رنجیدہ ہوکر

چیتور کو چلا گیا اور راجہ سے نذر لیکر اجمیر شریف مین واسطے زیارت
حضرت معین الدین چشتی قدس سرہ کی جا کر ملک میوات مین
ہوتا ہوا دہلی کو پہونچا ابراہیم شاہ لودی کو نہایت خوشی ہوی ایکروز
شاہزادہ موصوف نے اپنے ذاتی لشکر سے مغلون کے ساتھہ نہایت دلیری
سے مقابلہ کیا امیران افغان کہ سلطان لودی سے سخت ناراض تھے
بہادر خان کے تخت نشینی کی فکر کی ابراہیم شاہ لودی بہادر خان کو جونپور کو چلا گیا مظفر شاہ گجراتی کو اپنے
فرزند دلبند کی مفارقت کا سخت صدمہ ہوا خداوند خان کو حکم دیا کہ
شاہزادہ کو جسطرح ممکن ہو طلب کرلے اسی عرصہ مین قحط عظیم گجرات مین ہوا
بادشاہ نے ایک ختم کلام مجید پڑہوایا یہ برکت کلام مجید قحط سے نجات ملی مگر
بادشاہ بیمار ہوگیا اور روز بروز مرض کو ترقی ہوئی اور ضعف بڑہتا گیا ایک
مقرب نے سلطان سے عرض کی کہ بعض لوگ شاہزادہ سکندر خان اور
بعض لوگ شاہزادہ لطیف خان کو بادشاہ بنانا چاہتے ہین اوسوقت مین
بادشاہ نے شاہزادہ بہادر خان کو یاد کیا مگر بہ ضرورت ۲ جمادی الاول سنہ ۹۳۲ھ سنہ ۱۵۲۵ع
روز جمعہ کو شاہزادہ سکندر خان کو ولی عہد کرکے اور بہت سی نصیحتین
اور وصیتین امور مملکت امور نیز بہائیون کے حق مین فرما کے گہر مین چلا گیا
اور بعد ایک لحظہ کے گہر سے نکل کے بوجہ ضعف کے مسجد مین نماز جمعہ کی
نہ پڑہ سکا ظہر پڑہ کر بعد ایک ساعت کے ۴۲ برسکی عمر مین چودہ برس
نو مہینے سلطنت کرکے انتقال کیا۔

ذکر سلطنت سکندر شاہ بن سلطان مظفر شاہ گجراتی

بادشاہ ہشتم

سنہ ۱۵۳۰ء

شاہزادہ سکندر خان بعد اپنے والد کے سنہ ۹۳۲ ہجری مین تخت نشین ہوا اور لطیف خان بے آس ہوکر اپنی جاگیر ندربار اور سلطان پور کو چلا گیا سکندر شاہ نے نقش اپنے باپ کی سرکچ کو بھیجکر اور رسوم تعزیت سے فراغت کرکے محمد آباد چھپانیر کو روانہ ہوا قصبہ نتھوہ مین پہونچکر سُنا کہ شیخ چھنو کہ مریدان قطب عالم سید برہان الدین سے ہے کہتا ہے کہ تخت بہادر شاہ کو لیگا سلطان رنجیدہ وکبیدہ محمد آباد کو پہونچا اور اپنی شاہزادگی کے وقت کے رفیقون کو عہدہ ہائے جلیلہ دیکر محسود خلایق ہوگیا اور امیران گجراتی کو بھی سخت ناگوار ہوا تب بادشاہ نے امیرون کو خلعت اور انعام کے علاوہ ایک ہزار سات سو گھوڑے بھی تقسیم کیے چونکہ یہ انعام بھی بموقع تھا اور بھی منظور گزین خلایق ہوا تب بادشاہ اپنی حرکتون سے پشیمان ہوکے ملک لطیف باریدار کو واسطے دفع شاہزادہ لطیف خان کے نامزد فرمایا جسوقت ملک لطیف سرحد ندربار مین پہونچا معلوم ہوا کہ شاہزادہ لطیف خان کوہستان مونکاہم اور جنگل چتور مین ہے ملک لطیف جنگل چتور کو پہونچا راجہ چتور نے ملک لطیف اور سرداران نامی کو اوسی جنگل مین شہید کرڈالا اور لشکر گجرات کو شکست دی بادشاہ نے قیصر خان کو ایک بہاری لشکر کے ساتھ بھیجا اسی عرصے مین ایک گروہ مظفری نے عماد الملک سے بیان کیا کہ بادشاہ تمہارے قتل کی فکر مین ہے اوسوقت عماد الملک نے چاہا کہ سلطان کو معزول کرکے کسی لڑکے کو

جو خاندان شاہی سے ہو بادشاہ بنائے ایک روز بادشاہ سیر کیواسطے تشریف لیگیا تب عماد الملک نے عقب سے لشکر کو درست کر کے بادشاہ کے قتل کی فکر مین روانہ ہوا مگر موقع نہین ملا بادشاہ کو یہ خبر معلوم ہوئی مگر باور نہین کیا اتفاقاً اوسی شب کو بادشاہ نے سید جلال بخاری اور شیخ چنو اور شاہ عالم اور مظفر شاہ کو خواب مین دیکھا کہ یہ سب بزرگوار فرماتے ہین کہ بادشاہت بہادر خان کی تقدیر مین ہے یہ خواب دیکھکر بادشاہ نہایت پریشان اور خوف زدہ ہوا رفتہ رفتہ یہ خبر مشتہر ہو گئی بادشاہ نے کہانا کہا کے آرام کیا اوسوقت عماد الملک اور بہار الملک اور داور الملک اور سیف خان وغیرہ بادشاہ کے گھر مین گھس آئے نصرت الملک اور ابراہیم اور سید علیم الدین نے مقابلہ کیا مگر مارے گیے تب بادشاہ کہ بیخبر سو رہا تہا سوتے مین زخمی ہو کر پلنگ سے سراسیمہ و پریشان اوترا اور تلوار کہا کر ۱۹ شعبان سنہ ۹۳۴ ہجری کو شہید ہو گیا صرف تین مہینے اور سترہ روز بادشاہت کی ۱۵۳۲ء

ذکر شاہی سلطان محمود بن سلطان مظفر شاہ گجراتی

بادشاہ نہم

جب سکندر شاہ شہید ہوا عماد الملک نے باتفاق بہار الملک کے فی الحال نصیر خان کو محمود شاہ کے لقب سے مخاطب کر کے تخت پر بٹہایا امیران مخالف کے گہر لوٹ لیے گیے نعش سلطان سکندر کی

موضع ہالون نواح چھپانیر مین دفن کیگئی شاہزادہ بہادر خان نے
وفات پدر کی خبر سُنکر اور عرضیان امیران گجرات کی پاکر گجرات کا قصد کیا
اوسی عرصے مین اہالیان جونپور نے بھی شاہزادہ کو طلب کیا شاہزادہ نے
فرمایا کہ مین گھوڑے کی باگ چھوڑے دیتا ہون جدہر گھورا جائے گا
مین چلا جاؤنگا گھوڑا گجرات کو روانہ ہوا عماد الملک نے اس خبر کو سُنکر
برہان نظام شاہ بحری اور راجہ مالپور کو بُلایا اور عرضداشت
بابر شاہ بادشاہ دہلی کو بھیجی کہ ایک کرور روپیہ سفر خرچ دونگا آپ
تشریف لائیے مگر نظام شاہ بحری اور بابر بادشاہ نہین آئے اور راجہ
مالپور البتہ سرحد محمد آباد چھپانیر مین آیا جب شاہزادہ بہادر خان
چتور مین پہونچا خبر قتل سکندر شاہ سنکر بعجلت روانہ ہوا اور
شاہزادہ چاند خان اور شاہزادہ ابراہیم سے ملاقات کرکے
شاہزادہ ابراہیم اور اودی سنگھ راجہ مالپور اور ملک مسرور
اور ملک یوسف لطیف وغیرہ کو ہمراہ لیتا ہوا روانہ ہوا اور اپنے
آنیکی اطلاع امیران گجرات کو دی اوسوقت تاج خان شاہزادہ
لطیف خان کو چھوڑکے بہادر شاہ کے حضور مین حاضر ہوا مگر شاہزادہ
لطیف خان شاہزادہ فتح خان عمزادہ بہادر شاہ کے پاس چلا گیا
اور بہادر شاہ ۲۶ رمضان المبارک کو اثاثہ بادشاہی لیکے احمد آباد
کو روانہ ہوا عماد الملک نے پریشان ہوکر سپاہیون کو تنخواہ یک سالہ دیکے
شاہزادہ لطیف خان کو واسطے مقابلہ شاہزادہ بہادر خان کے طلب کیا
اور شاہزادہ بہادر خان کوچ بکوچ محمد آباد چھپانیر کو روانہ ہوا مہار الملک
اور داور الملک کے علاوہ شہزادے سے بہت لوگ مل گئے تب

بادشاہ نے تالیف قلوب کرکے سلطنت گجرات کو از سر نو حاصل کیا محمود شاہ نے صرف چار مہینے سلطنت کی ۔

ذکر شاہی سلطان بہادر بن سلطان مظفر شاہ گجراتی

بادشاہ دہم

سنہ ۱۵۲۶ء بہادر شاہ نے امرا اور اعیان مملکت کی کوشش سے بروز عید الفطر سنہ ۹۳۲ھ کو شہر احمد آباد مین تخت آبائی پر جلوس فرمایا اور امرا و سرداران لشکر کو انعام و خلعت سے خوش کرکے محمد آباد چمپانیر کو روانہ ہوا اور پہلے ہی منزل مین معظم خان باتفاق سرداران معتبر کے حاضر ہوکر شمول عنایت ہوا مگر بوجہ طغیانی دریا کے عبور دشوار رہتا اسلیئے سلطان قصبہ سرکچ مین ٹھہر گیا اور امیران گجرات نے کہ خزانہ اور مال محمد آباد سے لے آئے تھے ملاحظہ مین پیش کیا بادشاہ نے وہ سب مال وغیرہ اونہین کو بخشدیا اور عماد الملک نے عضد الملک وغیرہ کو اس غرض سے روانہ کیا تہا کہ بلوہ کرادین اور اپنی طرف متوجہ کرین مگر بادشاہ نے کچھہ خیال نہ کیا اور دریائے مہندری کے چاندپور کے گہاٹ سے عبور کرکے محمد آباد کو پہونچ گیا اوسوقت تاج خان نے عماد الملک کے گہر کو لوٹ لیا اور عماد الملک شیخ چنو کے گہر سے پکڑ آیا شیخ چنو کا گہر بھی لٹ گیا اور ضیاء الملک بہی حاضر ہوا اتفاقاً سلطان خداوند خان کے مکان کے قریب ہوکر نکلا خداوند خان کہ گوشہ نشین رہتا تہا نذر لیکر حاضر ہوا بادشاہ نے عماد الملک اور سیف الدین اور دیگر قاتلان سکندر شاہ کو

Uncooked 1987

قتل کرکے دار پر کھینچ دیا اور شاہزادہ لطیف خان پالن پورہ کیطرف
اور عضد الملک اور محافظ خان موضع کو بہاگ گئے بادشاہ نے
سنہ ۹۳۲ ہجری کو تخت محمد آباد پر جلوس کرکے ہر ایک کو لایق اوسکے مخلع سنہ ۱۵۲۶ع
کرکے سرفراز فرمایا اور غازی خان کو سلطان پور اور ندربار
کی جاگیر عطا کرکے خوش کیا اسی عرصہ مین معلوم ہوا کہ شاہزادہ لطیف خان
فساد پر آمادہ ہے اور شجاع الملک اوسکا حامی و مددگار ہے الغ خان
کو بادشاہ بھیجنے والا تہا مگر معلوم ہوا کہ یہ بھی سازش رکہتا ہے اسلیے قید
کیا گیا اور سلحداران شاہی بھی درپردہ شاہزادہ مذکور سے ملے
ہوئے تھے مگر بادشاہ نے سب کی تنخواہ دیدی اسی درمیان مین
غازی خان کی عرضداشت سے واضح ہوا کہ شاہزادہ لطیف خان
غازی خان سے لڑکر زخمی ہوکے قید ہوگیا اور عضد الملک و محافظ خان
بہاگ گئے اور رائے بہیم معہ اپنے اپنے بہائیون کے مارا گیا
بادشاہ نے شاہزادہ کی زخم دوزی و تیمارداری کے لیئے حکم فرمایا
مگر شاہزادہ کہ زخمی بہت تہا اثنار راہ مین انتقال کرگیا اور شاہزادہ
نصیر خان بھی مرگیا بادشاہ نے اونکے مزارات پر فاتحہ خوان وغیرہ
مقرر کرکے بہت رنج کیا۔ اسی عرصہ مین رائے سنگہ راجہ پال نے
قصبہ دہور کو غارت کرکے اپنے ملک کو چلا گیا بہادر شاہ
نے فوراً تاج خان کو بہیجا خان مذکور نے اوسکے ملک کو بے چراغ
کرکے اور راجہ کو عاجز کرکے پیشکش معقول لے کے واپس آیا اور
قوام الملک نے نصارا کو جنکا جہاز ہوا کی مخالفت سے بندر دیو
مین آگیا تہا گرفتار کرکے حاضر کیا بادشاہ نے سب کو مسلمان کرکے

دل کو خوش کیا اسی سال مین خط میران محمد شاہ خواہر زادہ بادشاہ
کا آیا کہ مین علاء الدین عماد شاہ کی کمک کو گیا تہا نظام شاہ بحری
اور قاسم برید ترک سے مجھے شکست ہوئی چند زنجیر فیل اور قلعہ مایور
میرے قبضے سے نکل گیا بادشاہ دکن کو روانہ ہوا اور جام فیروز
حاکم ٹھٹھہ بھی اپنے وطن سے بہاگ آیا بادشاہ نے مدد دینے کا
وعدہ فرمایا اور رایان قرب وجوار معہ راجہ زادہ گوالیار
اور بہیرون بن پرتھی راج برادرزادہ رانا سنگا اور خضر خان
پسر عماد شاہ بھی حاضر ہوئے جب سلطان دریاے نربدا
پر پہونچا میران محمد شاہ فاروقی حاضر ہوا اور بادشاہ کو برہانپور
لیگیا چند روز بادشاہ نے خوب دعوت کہائی وہان عماد الملک بھی
آیا اور گہوڑے وغیرہ پیش کرکے اپنی اعانت کا خواستگار ہوا بادشاہ
نظام شاہ بحری کی تادیب کے لیئے براہ برار جالنہ پور کو پہونچا
اور اسکے لینے کا ارادہ کیا اوسوقت عماد الملک نے مضطرب ہوکر
بادشاہ کے نام کا خطبہ پڑہا کر اپنے ملک کو بچایا بادشاہ احمد نگر کو
روانہ ہوا مگر خواب پریشان کے دیکہنے سے سلطان پہر دولت آباد
کو چلا گیا اور کنارے حوض قتلو بالا گہاٹ پر اوترے عماد الملک
کو معہ امیران گجرات کے محاصرہ قلعہ پر مامور کیا علاء الدین عماد شاہ
بادشاہ کے بلانے سے پشیمان اور نادم ہوکے خیمہ اور اسباب زاید
کو چہوڑکے بہاگ گیا اور دکہنیون نے رسد وغیرہ کو بند کردیا اس
سبب سے لشکر مین سخت گرانی ہوگئی اوسوقت بادشاہ نے
نظام شاہ بحری سے فیلان محمد شاہ فاروقی کے واپس دینے پر

صلح کرکے واپس آیا اور برسات دارالسلطنت مین کاٹ کے ایدر کو روانہ
ہوا اور جہاز پر سوار ہوکے بندر دیپ مین پہونچا واہان جو سوداگر
آئے ہوئے تھے اونکے واسطے اچھی جگہ تجویز کرکے اور خداوند خان
اور عماد الملک کو پاکر کو پہلے ملک بالنسوالہ اور دونگر کے راجاؤن
سے پیشکش معقول لیکے واپس آیا۔ اسی درمیان مین اکثر امیران ابراہیم شاہ
لودی بابر بادشاہ کے خوف سے بہاگ کے گجرات مین پہونچے
بادشاہ نے اونکی دلجوئی فرماکے اور انعام وغیرہ سے خوش کرکے
خود مہراسہ کو روانہ ہوا اور اوسکو فتح کرکے انتظام تہانہ اور
تہانیدار کا فرماکے پرسرام راجہ پاکر کو مطیع اور اوسکے لڑکے کو
مسلمان کرکے اپنے مقربون مین داخل کرلیا۔ مگر چگا برادر پرسرام
رانا سنگا کے پاس بہاگ گیا اور رانا سنگا نے اوسکی معافی کی درخواست
کی تب بادشاہ نے بقیہ ملک پاکر کو درمیان پرتھی راج اور چگا کے
نصف نصف تقسیم کردیا۔ اسی عرصے مین خبر پہونچی کہ سلطان محمود خلجی نے
شرزہ خان حاکم مندو کو اوجین کو بھیجکر اکثر قصبات و قریات
چتور کو لوٹ لیا اور اوجین مین رانا سنگا بادشاہ خلجی کے مقابلہ
مین ہے اسی عرصے مین تتسی بن رانا سنگا کا قاصد آیا کہ آپ بادشاہ
خلجی کو مانع ہون کہ بوجہ عداوت نکرین مگر بادشاہ کو معلوم ہوا کہ شاہ خلجی
اوجین سے سارنگ پور کو گیا اور سلہدی پوربیہ کو بھی گرفتار
کرکے قتل کرنے کو لیے جاتا ہے چند ہی روز گذرے تھے کہ سکندر خان
اور بہوپت پوربیہ پسر سلہدی بھی حاضر ہوئے اور خط محمود خلجی کا بھی
آیا کہ مین بھی ملاقات کے واسطے حاضر ہوتا ہون بادشاہ نے جواب یا

اگر شاہ خلجی میری ملاقات کو آئے گا تو مین اوسکے بہاگے ہوؤن کو پناہ
ندونگا اور پانسوالہ کو روانہ ہوا جب دریاے کرجی کے کنارے
پہونچا تتنسی بن رانا اور سلہدی نے حاضر ہوکر قدمبوسی کی۔ تتنسی کو
تین قتیل اور گھوڑے اور ایک ہزار خلعت زرکفت کے بادشاہ نے
عطا کر کے چتور کو رخصت کیا اور سلہدی کو اپنے پاس رکھکے بغرض ملاقات
بادشاہ مالوہ کے سنبلہ کو روانہ ہوا اور دس روز تک انتظار
کیا وہ نہین آیا دریاخان رسول بادشاہ مالوہ نے آکر بیان کیا
کہ بادشاہ کا ہاتھہ شکار کھیلنے مین ٹوٹ گیا ورنہ حاضر ہوتا بادشاہ نے
فرمایا کہ سلطان مالوہ نے چندمرتبہ ملاقات کی تمنا کی مگر نہین آئے
مین خود مالوہ کو چلونگا دریاخان نے عرض کیا کہ بادشاہ کے پاس
چاندخان بن مظفرشاہ ہے شاید اوسکو آپ طلب فرماوین اور
بادشاہ کو اوسکے دینے مین تامل ہوگا یہی وجہ مانع ملاقات ہے
بہادرشاہ نے فرمایا کہ مین اوسے نہین طلب کرونگا دریاخان
رخصت ہوکے چلا گیا اسی عرصے مین چند امیران مالوہ نے جو محمودشاہ
خلجی سے ناراض تھے حاضر ہوکے بیان کیا کہ بادشاہ مالوہ حیلہ حوالہ
کرتا ہے کبھی نہ آئیگا۔ بادشاہ کوچ بکوچ غلچہ مین پہونچا۔ اور محمدخان سیری
کو شاہ پول کے مورچہ کیطرف اور لقمان کو پھل پور کیطرف
اور پوربیہ کی جماعت کو سہلوانہ مین نامزد کرکے قلعہ مندو کے
محاصرہ کا حکم دیکے خود محمود پول مین قیام فرمایا اور ۲۹ شعبان ۹۳۷ھ سنہ ۱۵۳۵ع
کو برہمنی دو اشخاص اہل مندو کے بادشاہ قلعہ مندو مین پہونچ گیا
اور قلعہ مین اسقدر توقف کیا کہ اور بھی لشکر سلطانی آگیا پس نماز صبح

کے وقت بادشاہ خلجی کے مکان کو روانہ ہوا اور مکان پادشاہی کا محاصرہ
کرلیا لشکریان مالوہ کو بوجہ مضبوطی و بلندی قلعہ کے اطمینان تہا اوسوقت
اطلاع ہوئی کہ جب سلطان قلعہ مین پہونچگیا سب بہاگ گئے چاند خان
بھی جنگل کو بہاگا شاہ خلجی نے پہلے قصد مقابلہ کا کیا تہا مگر تھوڑے
آدمیون کی وجہ سے اپنے ایک امیر کے ہمراہ اپنے گہر کو چلا گیا اور
سات آدمیون کے ساتھہ بہادر شاہ کی ملاقات کے واسطے حاضر ہوا
بادشاہ نے فرمایا کہ ملاقات نہ کرنیکے کیا وجہ تھی چونکہ اقبال مین شاہ خلجی
کے ادبار آچکا تہا جواب سخت دیا بادشاہ نے اوسکو معہ اوسکے
لڑکون کے قید کرکے قلعہ محمد آباد چہیپا نیر کو بہیجدیا اور ملک کا
انتظام بخوبی کرکے امیران مالوہ کو گجرات مین جاگیر اور امیران گجرات
کو مالوہ مین جاگیر عطا کرکے اور میران محمد شاہ فاروقی کو برہانپور
کو بہیجکے خود بہی بعد برسات برہان پور اسیر کو روانہ ہوا۔ اور
برہان نظام شاہ بحری کو بموجب سفارش میران محمد شاہ فاروقی
کے چتر سفید اور سراپردہ سرخ محمود خلجی کا عطا کرکے خطاب شاہی کا دیا
عرض یہ تہی کہ ہمایون شاہ بادشاہ دہلی کے لڑائی کے وقت
ان لوگون سے مدد کافی لے حالانکہ نتیجہ برعکس ہوا خود نظام شاہ
بحری نے شاہ دہلی کو گجرات کی تسخیر پر آمادہ کیا۔ بادشاہ وہان سے
وہار کو روانہ ہوا۔ راستہ مین معلوم ہوا کہ سلہدی پوربیہ کے
یہان عوارت مسلمہ اور بعض جرم ہاے ناصر الدین شاہ بھی ہین
اسلیے آنے مین تامل کرتا ہے سلطان نے فرمایا کہ مین عوارت مسلمہ کو
اوسکے پنجہ سے مخلصی دیکے اوسکو مزا دونگا پس مقبل خان کو مکومت

محمد آباد چھپانیر کی دیکے اور اختیار خان کو معہ لشکر اور توپ خانے
کے بلا کے اور گجرات جانیکی خبر مشہور کر کے اور اختیار خان کو حکومت
مندو کی عطا کر کے مغلچہ مین آیا۔ وہان بھوپت پسر سلہدی نے عرض
کی کہ اگر مجھے حکم ہو تو سلہدی کو حاضر کرون بادشاہ نے منظور کیا اور
خود برسم شکار دیپال پور اور سعدال پور کو پہونچا اور لشکر کو
دہار مین چھوڑ دیا سلہدی پوربیہ نے اپنے لڑکے بہوپت کو
اوجین مین چھوڑ کے خود بادشاہ کے حضور مین حاضر ہوا۔ امیر نصیر
نے جو سلہدی پوربیہ کے لانے کو بھیجا گیا تہا بادشاہ سے خلوت مین
عرض کیا کہ سلہدی پوربیہ کبہی اطاعت نکریگا مین نے کمپنایت اور
ایک کرور روپیہ دینے کو وعدہ کیا ہے اوسوقت آیا ہے بادشاہ
نے سلہدی پوربیہ کو معہ دو آدمیون کے قید کر کے اوسکے ہاتہی
گہوڑون کو ضبط کر لیا اور عماد الملک کو اپنے پیشتر روانہ کر کے
خود بہی اوجین کو چلا اور اوجین کی حکومت دریا خان مالوی اور
سارنگ پور کی حکومت ملو خان کو دیکے اور حبیب خان والی
آسٹہ کو آسٹہ بھیجکر خود بہیلسہ کو روانہ ہوا حبیب خان
نے ہزارون پوربیون کو قتل کر کے آسٹہ مین اپنا عمل کر لیا
بادشاہ جب بہیلسہ کو پہونچا معلوم ہوا کہ ۱۸ سال سے بالکل اسلام
یہان سے اوٹہ گیا ہے اور رسم بت پرستی جاری ہے اور بہوپت
اپنے باپ کی گرفتاری کی خبر سنکر چتوڑ کو مدد لانے کی غرض سے
گیا ہے اور لکہمن برادر سلہدی قلعہ رائسین کو مضبوط کر کے پرخاش
پر آمادہ ہے سلطان نے مساجد بہیلسہ کے مرمت وغیرہ کا حکم دیکے

۷ رجمادی الاول کو رائیسین پہونچا ایک ہلکی لڑائی راجپوت لڑکر قلعہ مین چلے گئے بادشاہ نے مورچہ اپنے امیرون کو تقسیم کرکے اور رومی خان کو توپ خانہ سونپ کر کے خود اپنی بارگاہ مین واپس آیا رومی خان نے توپون کے گولے سے دو برج قلعہ کے گرا دیئے اور دوسری طرف سے نقب دیکے اور آگ لگا کے چند گز دیوار گرادی اوسوقت سلہدی پوربیہ نے عرض کی کہ مین مسلمان ہوتا ہون بادشاہ نے اوسے مسلمان کرکے اور اپنے مطبخ سے نفیس کہانا کہلا کے اپنے ہمراہ قلعہ کے نیچے لیگیا سلہدی نے لکھن سے کہا کہ مین مسلمان ہوگیا ہون یقین ہے مجھے کوئی معزز عہدہ ملے بہتر ہے قلعہ کو بادشاہ کے حوالہ کردو لکھن نے خفیہ سلہدی پوربیہ سے کہا کہ تیرا خون سلطان کے مذہب مین گرانا روا نہین ہے کیونکہ تو مسلمان ہوگیا ہے بہوپت رانا کو معہ چالیس ہزار فوج کے لاتا ہے چند روز حیلہ حوالہ مین رکھنا چاہیے۔ سلہدی نے بادشاہ سے عرض کی کہ آج مہلت دیجائے کل قلعہ خالی ہوجائے گا بہادر شاہ نے منظور کیا جب وعدہ کا روز گذر گیا اوسوقت سلطان نے امیران معتبر کے ہمراہ سلہدی کو پھر قلعہ کے نیچے بھیجا سلہدی نے شکستہ برج کے نیچے پہونچکر اس قسم کی باتین کین کہ جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ شکستہ برج کے بنانے کی ترغیب دیتا ہے لکھن نے فی الفور قلعہ کو مضبوط کرلیا اور رات کو سلہدی کے چھوٹے لڑکے کے ساتھ دو ہزار سوار کرکے بہوپت کے لانے کو بھیجا بادشاہی فوج سے مقابلہ ہوگیا لڑکا سلہدی کا مارا گیا اور اوسکی فوج نے شکست کھائی سراوسکا معہ دیگر سرون کے بادشاہ کے

حضور مین پیش کیا گیا سلہدی مرگ پسر سے بیہوش ہوگیا بادشاہ نے
پہرا دے قلعہ مندو مین قید کیا اور بہوپت اور رانا کی کوشمالی کے لیئے
میران محمد شاہ فاروقی اور عماد الملک کو روانہ کرکے اور
اختیار خان وغیرہ کو قلعہ کے محاصرہ پر چھوڑ کے خود بھی عقب سے
ستر کوس مالوئی ایک رات دن مین چلکے کھیرا زمین پہونچا یہ خبر سنکر
رانا ٹھہر گیا اور اوسکے قاصد نے آکر بیان کیا کہ رانا ملازم آیا ہے
یہان آنے سے یہ غرض ہے کہ سلہدی کا قصور معاف کراکے پلٹ جائے
بادشاہ نے فرمایا کہ رانا کے پاس فوج ہمسے زیادہ ہے اگر پہلے سے
خیال لڑائی کا نکرتے تو البتہ یہ خیال کیا جاتا رانا اس جواب کے پانے
سے چیتور کو بہاگ گیا سلطان تعاقب کرتا چیتور تک پہونچا مگر ٹھہرنا
مصلحت نہ سمجہکے اور اوسکی گوشمالی کو دوسرے وقت پر منحصر کرکے
پہر قلعہ رایسین کو چلا آیا آخر رمضان سنہ مذکور کو لکہمن نے عرضداشت
بہیجی کہ اگر حضور سلہدی کو میرے پاس بہیجدین تو مین قلعہ کو سونپ دون
بادشاہ نے فوراً سلہدی طلب کیا اور لکہمن معہ اپنے اہل وعیال اور
راجپوتون کے قلعہ کے باہر نکلا اور پہر قلعہ مین چلا گیا اور شاہ سے
عرض کیا کہ سلہدی پوربیہ کے متعلق چار سو عورتین ہین رانی درگاوتی
مادر بہوپت کہتی ہے کہ اگر بادشاہ سلہدی کو قلعہ کے اندر بہیجدین اور
وہ سب کو لیکر قلعہ سے نکل جائے تو ہلوگ مورد طعن خلایق نہونگے
بہادر شاہ نے ملک علی شیر کے ہمراہ سلہدی پوربیہ کو قلعہ
مین بہیجا لکہمن اور تاج خان نے سلہدی پوربیہ سے پوچہا کہ غرض
سلطان کے قلعہ لینے سے کیا ہے اوسنے کہا کہ بالفعل قصبہ برودرہ

مجھے بادشاہ نے جاگیر مین دیا ہے کیا عجب ہے کہ اور بھی مراعات سلطانی
میرے حق مین مبذول ہو جائے رانی درگاوتی اور لکھن اور
تاج خان نے کہا اگرچہ بادشاہ ہمپر مہربان ہے مگر ایک عمر گذری
کہ اس سرزمین پر ہملوگ شاہی کر رہے ہین بہتر ہے کہ عورتون کو جلاکر
اسقدر لڑین کہ سب کے سب مارے جائین ملک علی شیر نے
ہرچند سمجھایا مگر مفید نہ ہوا اور سلہدی نے کہا کہ ایک کرور
پان اور چند سیر کافور میرے گھر مین ہر روز صرف ہوتا ہے اور
تین سو عورتین سر در بنا کپڑا پھنتی ہین نہین معلوم یہ مجھے لے یا نہین
بہتر یہ ہے کہ ہم سب مرجائین پس سلہدی نے ڈھیر لکڑیون کا لگاکے
رانی درگاوتی اور دو لڑکیان اور سات سو عورتون کو جلاکے
خود معہ لکھن اور تاج خان کے اون پیادون سے جو قلعہ مین تھے نکلے
تھے اسقدر لڑا کہ مارا گیا اور سلطان عالم حاکم کالپی کو
جو ہمایون شاہ کے خوف سے بھاگ آیا تھا قلعہ رائیسین
اور چندیری معہ ادسکے ملک کے جاگیر دی گئی اور میران محمد شاہ
فاروقی کو قلعہ کاکرون کی تسخیر کے لیئے روانہ کیا اور بادشاہ
ہاتھیون کے شکار مین مشغول ہوا اور متمردان کوہ کالو کو سزا
دیکے الغ خان کو حاکم کیا اور ہوشنگ آباد اور تمام
بلاد مالوہ پر قبضہ کرکے اور امیران گجرات کی جاگیرین دے کے
کاکرون کو روانہ ہوا رام جی قلعہ کو چھوڑکے بھاگ گیا
بادشاہ نے قلعہ مین چار روز قیام کرکے اور سب کو انعام
تقسیم فرماکے مندسور کو روانہ ہوا اور اختیار خان اور

عماد الملک کو قلعہ رسور پر بھیجا وہ قلعہ رانا کے تصرف مین تہا
بلا لڑے بھڑے قبضہ مین آگیا گماشتہ رانا کا بہاگ گیا اوسوقت
بادشاہ شادی آباد مندوسے نصارا سے لڑنے کو روانہ ہوا
جب بندر دیپ کے قریب پہونچا نصارا بہاگ گیے بڑی توپ
اونکی کہ ہندوستان مین اسقدر بڑی توپ نہ تھی بادشاہ کے
ہاتہہ لگی اور محمد آباد چہپانیر کے قلعہ مین بھیجدی گئی۔ اور سنہ ۹۴۰ھ سنہ ۱۵۳۳ء
کو محمد زمان مرزا کہ ہمایون شاہ کے حکم سے قلعہ بیانہ
مین قید تہا کسی طرح بہاگ کے بہادر شاہ کے پاس آیا ہمایون شاہ
نے اوسے طلب کیا مگر بوجہ غرور اور تکبر کے خط کا جواب بادشاہ نے
ندیا پہر ہمایون شاہ نے لکہا کہ اگر محمد زمان مرزا کو نہین دیتے ہو
تو اپنے ممالک محروسہ سے نکال دو اس خط کا جواب بہی اپنی
جہل اور نادانی کی وجہ سے نہین بھیجا اور آپ چتور کو روانہ ہوا مہینے
تک قلعہ کا محاصرہ کیا رانا نے عاجز ہوکے تاج اور کمر مرصع سلطان محمود
خلجی کا معہ پیشکش معقول کے دیکے بادشاہ کو راضی کیا اس فتح سے
اور بھی کبر اور نخوت بادشاہ کو ہو گیا اور ارادہ مصمم کیا کہ
ہمایون شاہ کو نکال کے سلطان بہلول لودی کی اولاد
مین سے کسی کو تخت دہلی پر بٹہانا چاہیئے اسلیئے علاء الدین کو
یہ اعزاز و اکرام اپنے پاس رکہا اور تاتار خان اوسکے لڑکے
کو بن کر و رمظفری دیکے بہرتی کرنے فوج کا حکم دیا تہوڑے زمانہ
مین چالیس ہزار فوج جمع ہو گئی اور ہمایون شاہ کے ملک
مین لوٹ مار شروع کر دی اور قلعہ بیانہ پر کہ آگرہ کے قریب ہے

سنہ ۹۴۱ ہجری مین قبضہ کرلیا ہمایون شاہ نے اپنے بھائی ہندال مرزا کو تاتار خان کے مقابلہ کے لیئے بھیجا جب ہندال مرزا قریب پہونچا پٹھان لوگ متفرق ہوگئے کل دو ہزار سوار تاتار خان کے پاس رہگئے چونکہ تھوڑے لوگ تھے معہ تاتار خان کے مارے گئے اور قلعہ بیانہ پر پھر مرزاؤن کا قبضہ ہوگیا تب نصیر الدین محمد ہمایون شاہ نے گجرات کا قصد کیا اوسوقت بہادر شاہ نے چتور پر لشکر کشی کی تھی اس خبر کو سنکر نہایت پریشان ہوا حیدر خان نے عرض کیا کہ اب بدستور محاصرہ رکھین ایسی حالت مین شاہ دہلی کبھی مقابلہ نکریگا کیونکہ اسمین ایک طرح کی مدد کفار کی پائی جاتی ہے حیدر خان کا کہنا ٹھیک ہوا جب ہمایون شاہ سارنگ پور مین پہونچا محاصرہ چتور کا حال معلوم ہوا ازراہ مروت بہادر شاہ کے ملک مین کچھہ مزاحمت نہین کی اور اسقدر توقف کیا کہ شاہ گجرات نے جبراً اور قہراً قلعہ چتور کو فتح کرکے اور راجپوتون قتل کرکے نواحی قلعہ مندسور مین شاہ دہلی کے مقابلہ مین آیا ہنوز خیمے بھی نہین کھڑے ہوئے تھے کہ سید علی خان خراسانی ہراول فوج گجرات کا بھاگ کے ہمایون شاہ کے پاس چلا گیا گجراتیون کے دل اس واقعہ سے نہایت شکستہ ہوگئے بہادر شاہ نے امیرون سے مشورہ کیا حیدر خان نے عرض کیا کہ ہمارے لشکر نے ابھی چتور کو فتح کیا ہے دل بڑھا ہوا ہے اور توپ اور بندوق بھی ہمارے پاس کثرت سے ہے گرد لشکر کے خندق کھودی جائے جب مغل حملہ کرکے قریب آئین توپ اور بندوق سے مارے جائین

یہی راے بادشاہ کو پسند آئی سلطان عالم حاکم رایسین وچندیری
کا بھی حاضر ہوا دو مہینے تک خوب لڑائی رہی سپاہیان مغل توپ
اور بندوق کی زد سے الگ رہتے تھے اور دور دور دوڑ مار کے
رسد کے پہونچانے سے مزاحمت کرتے تھے اور تیراندازون کی
وجہ سے کوئی شخص رسد لانے کی جرات نہین کرتا تھا یہانتک
کہ محتط گجراتیون کے لشکر مین ہوگیا بادشاہ گجرات نے خیال کیا
کہ اب ٹھہرنے مین سردست گرفتاری موجود ہے تب بہادر شاہ
معہ پانچ آدمیون کے کہ ایک اونچن کا حاکم برہان پور دوسرا
ملّو خان حاکم مالوہ اور تین شخص اور تھے ہمراہ لے کے مندو
کو بھاگ گیا شاہ دہلی نے تعاقب کرکے بہتون کو قتل کیا حیدر خان
بھی زخمی ہوا قلعہ مندو کا مغلون نے محاصرہ کیا بعد ایک عرصہ کے
ہندو بیگ مغل کسی نہ کسی طرحسے قلعہ مین پہونچگیا بہادر شاہ
پانچ چھ سوارون کے ساتھہ سوتے سے اوٹھکر محمد آبا دچھپانیر
کو بھاگ گیا اور حیدر خان اور سلطان عالم سونگر کو چلدیے
بعد دو روز کے ہمایون شاہ کے حضور مین حاضر ہوے حیدر خان
تو نوکر ہوگیا مگر سلطان عالم کی حرکت ناملایم کی وجہ سے کوچین کٹوا
ڈالی گیئن بہادر شاہ نے اس خبر کو سنکر خزانہ اور جواہرات
کو بندر دیپ مین بھیجکر خود کنبایت کو روانہ ہوا ہمایون شاہ
نے مندو کو معتبر آدمیون کو سونپ کے محمد آبا دچھپانیر کو پہونچکر
اور اوسکو لوٹ کے کنبایت کو روانہ ہوا بہادر شاہ بندر دیپ
کو بھاگ گیا ہمایون شاہ نے جب کنبایت مین شاہ گجرات کو نہ پایا

محمد آباد کو واپس آیا۔ اختیار خان حاکم قلعہ ارک مولیا کو
جاکے اور امان حاصل کرکے حاضر ہوا اور ندیم مجلس خاص کا مقرر ہوا
جسقدر خزانہ وغیرہ باقی تہا وہ بادشاہ کو مل گیا اور سپاہیون کو
تقسیم کیا گیا۔ سنہ ۹۴۳ ہجری کو باوجودیکہ جنت آشیانی محمد آباد مین ۱۵۴۱ء
موجود تہا تاہم عرایض رعایاے گجرات کے بہادر شاہ کے پاس
پیہم پہونچے کہ کسی شخص کو روپیہ تحصیل کرنے کے لیئے آپ بہیجدین
بادشاہ نے عماد الملک اپنے غلام کو کہ بہت عقلمند اور شجاع تہا
پچاس ہزار فوج کے ساتہہ احمد آباد کو بہیجا اوسنے روپیہ تحصیل کرنا شروع
کیا جب یہ خبر محمد ہمایون شاہ کو معلوم ہوئی نیر وے بیگ خان
کو محافظت خزانہ کے لیئے تعنات کرکے احمد آباد کو روانہ ہوا اور
عسکری مرزا اور یادگار ناصر مرزا اور ہندو بیگ
کو ہراول کرکے آگے اپنے بہیجا نواحی محمد آباد مین کہ بارہ کوس
وہان سے احمد آباد ہے عسکری مرزا اور عماد الملک سے سخت مقابلہ ہوا
عماد الملک مارا گیا اور اوسکے لشکر نے شکست کہائی ہمایون شاہ نے
احمد آباد کی حکومت عسکری مرزا اور پٹن اور گجرات کو یادگار مرزا
اور بہروچ قاسم حسین مرزا اور بروده ہندو بیگ
قوچین اور محمد آباد چھپانیر نیر وے بیگ خان سونپ کر
برہان پور رہوتا ہوا شادی آباد مندو کو روانہ ہوا اوسوقت
خان جہان شیرازی کہ رفیقون مین بہادر شاہ کے تہا
قصبہ نوساری پر قبضہ کرلیا اور رومی خان بہی بندر سورت
سے آکر خان جہان سے ملا ہر دو باتفاق بہروچ کو روانہ ہوئے

قاسم حسین مرزا محمد آباد چھپانیر کو بھاگ گیا پھر گجرات مین عذر ہو گیا
تہا نے مغلیہ کے اوٹھا دیے گئے غضنفر بیگ نے کہ عسکری مرزا
کے ہمراہیون سے تہا بہادر شاہ کو احمد آباد آنے کی ترغیب دی تمام
امیر سوائے نیر وے بیگ خان کے احمد آباد مین جمع ہوئے بہادر شاہ
فوراً گجرات کو روانہ ہوا عسکری مرزا نے باہم مشورہ کیا کہ بہادر شاہ
سے مقابلہ کرنا سخت مشکل ہے اور ہمایون شاہ مندو مین ہے شیر خان
افغان ملک بنگالہ مین یورش اور فساد کر رہا ہے صلاح
یہ ہے کہ خزانہ محمد آباد چھپانیر کا لے کے آگرہ پہونچکر عسکری مرزا
کے نام کا خطبہ پڑہدین اور ہندو بیگ وزیر مقرر ہوا اور مرزا ؤن
کو جو منصب اور جو جگہہ پسند ہوئے لین اسی قرار داد پر گجرات کو
کہ مشقت عظیم کر کے حاصل کیا تہا مفت چہوڑ کے محمد آباد چھپانیر کو روانہ
ہوئے نیر وے بیگ خان نے قلعہ کو مضبوط کیا ناچار عسکری مرزا
وغیرہ آگرہ کو چلے گئے اور بہادر شاہ نے جب گجرات کو خالی پایا
محمد آباد چھپانیر کو کوچ کیا نیر وے بیگ خان آگرہ کو خزانہ جسقدر
اوٹھا سکا لیکے روانہ ہوا بہادر شاہ نے محمد آباد مین چند روز قیام
کیا بعد تسلط کامل ملک کے انتظام کو روانہ ہوا اوسی زمانہ پرتگیز
مین بادشاہ گجرات نے نصارائے بندر کوہ اور بندر جیول
اور ریگ ونده سے مدد چاہی تہی اور یقین کامل تہا کہ یہ لوگ
ضرور ہی آئین گے اور گجرات کو کہ خالی ہے قبضہ کر لین گے اسلیئے
جلد محمد آباد سے کوچ کر کے ملک سورٹ اور جوناگڈہ کیطرف
روانہ ہوا چند روز نواحی جوناگڈہ مین سیر اور شکار مین مشغول رہا

اسی عرصے مین پانچ چھہ ہزار نصارا کشتیون مین بیٹھہ کے بندر دیپ مین اوترے بادشاہ بھی بہت جلد بندر دیپ مین پہونچا نصارا نے غلبہ بہادر شاہ کا معلوم کرکے اپنے آنے سے پشیمان ہوئے اور باہم مشورہ کیا کہ جسطرحسے ہوسکے بندر دیپ پر قبضہ کرلین سردار نصارا نے اپنے کو بیمار مشہور کیا بادشاہ نے چند مرتبہ طلب کیا مگر علالت کا بہانہ کرکے ٹالتا رہا اوسوقت بادشاہ تھوڑے آدمیون سے کشتی پر بیٹھہ کے نصارا کی کشتی پر گیا وہان آثار غدر کے پاکے بہت جلد اپنی کشتی پر پلٹا ہنوز کشتی پر نہ پہونچا تھا کہ نصارا نے اپنی کشتی کو بادشاہ کی کشتی سے جدا کرلیا بادشاہ اپنی کشتی پر نہ پہونچ سکا دریا مین گر پڑا اور ایک غوطہ کہا کے اوبھرا تھا کہ کسی نصرانی نے ایسا نیزہ مارا کہ سلطان ڈوب گیا لشکر گجرات فوراً احمد آباد کو روانہ ہوا اور بندر دیپ رمضان المبارک ۹۴۳ھ سنہ ۱۵۴۱ع سے نصارا کے قبضہ مین آگیا بہادر شاہ نے پندرہ سال تین ماہ سلطنت کی۔

ذکر شاہی محمد شاہ فاروقی بہ سلطنت گجرات

بادشاہ یازدہم

جب بہادر شاہ کا انتقال ہوگیا مخدومہ جہان مادر سلطان معہ امیرون کے احمد آباد کو روانہ ہوئی اثنار راہ مین خبر پہونچی کہ محمد زمان مرزا جسکو بہادر شاہ متوفی نے سلطنت دہلی مین غدر کرنے کے لیئے

بھیجا تہا برسم تعزیت آتا ہے مادر سلطان نے اوسکی مہمانی کے لیئے
حکم فرمایا مگر اوسنے چہوٹا سا لشکر بہم پہونچاکے سات سو سونے کے صندوق
کہ خزانہ مین تھے لوٹ لئے امیران گجرات نے محمد شاہ فاروقی
بہادر شاہ کے بہانجے کو غایبانہ بادشاہ کرکے اور خطبہ اوسکے
اوسکے نام کا پڑہ کے عماد الملک کو محمد زمان مرزا کے مقابلے
کے لیئے مقرر کیا چونکہ محمد زمان مرزا ایک مرد عیاش تہا تہوڑی ہی
لڑائی مین پس پا ہوکے سندہ کو بہاگ گیا اور محمد شاہ فاروقی نے
۱۰ ماہ سلطنت کرکے انتقال کیا۔

ذکر سلطنت سلطان محمود بن شاہزادہ لطیف خان بن سلطان مظفر گجراتی

بادشاہ دوازدہم

جب میران محمد شاہ فاروقی کا انتقال ہوگیا سوائے محمود خان کے
اور کوئی وارث نہ تہا اور میران مبارک شاہ فاروقی کے پاس قید
تہا امیرون نے اوسکو طلب کرکے ذیحجہ سنہ ۹۴۴ ہجری کو تخت پر بٹہلاکر سنہ ۱۵۴۳ء
محمود شاہ کے نام سے ملقب کیا یہ بادشاہ نیک نہاد اور پسندیدہ
اطوار رہتا اکثر اوقات عالمون کی صحبت مین رہتا اور ۱۲ ربیع الاول
کو مسکین اور غریب اور مفلس کو کہانا تقسیم کرتا اور اپنے بزرگون کے
فاتحہ کے دن بہت خیرات کرتا اور کہانا کہلاتا اور خود طشت اور
آفتابہ لیکر سب کے ہاتہہ دہولاتا پہلے فقیرون کو کپڑا پہنالیتا اوسوقت
آپ پہنتا اور دریاے کہارنڈی کے کنارے بادشاہ نے ایک

رہنا بنایا تہا جسمین ہر قسم کے جانور پلے ہوئے تھے اور مکانات اور باغات
بھی بنوائے تھے اور یکین بجائے مالی کے مالین نوکر تہین بادشاہ
ہمیشہ اپنی حرمون کے ساتھہ چوگان اور شکار کہیلا کرتا اور جو حرم کہ حامل
ہوجاتی تھی اوسکا وضع حمل کرادیتا **اعتماد خان** کو ایسا مقرب کرلیا تہا
کہ حرمون کے پاس جانے کی اجازت تھی اور اوسکو بھی آرایش مین رکہتا
تہا اور اوسنے کافور کہا لیا تہا جس سے اوسکی مردی جاتی رہی تہی۔ گجرات
مین فسق و فجور کثرت سے ہوگیا تہا وجہ یہ تہی کہ عورتین مزارات پر زیادہ
جاتی تہین بادشاہ نے یہ تدبیر کی کہ کٹنون کی معرفت عورتون کو اپنے
پاس بلاتا اور جب وہ آتین اونپر سیاست کرتا اس تدبیر سے فسق و فجور کا
باب بالکل مسدود ہوگیا تہا اور **اختیار خان** صاحب اختیار ہوکر ملک کا
انتظام کرتا تہا مگر کسی وجہ سے **عماد الملک** اور **دریا خان غوری** کے
ہاتھہ سے مارا گیا اوسوقت **عماد الملک** امیر الامرا اور **دریا خان غوری**
وزیر ہوا ان دونون مین بھی رنجش ہوگئی تب **دریا خان غوری**
نے **محمود شاہ** کو شکار کے بہانے سے **محمد آباد چہپانیر** کولیگیا اور
عماد الملک نے لشکر لیکے تعاقب کیا لشکر گجرات کا بادشاہ سے مل گیا
تب **عماد الملک** نے اس بنا پر صلح کی کہ بادشاہ احمد آباد مین تشریف
رکھے اور مین اپنی جاگیر پر رہون اور سنہ ۹۴۷ ہجری کو پھر دریا خان سنہ ۱۵۴۵ء
بادشاہ کو عماد الملک کے ملک پر لے گیا اور عماد الملک کو شکست دیکر
میران محمد شاہ کے ملک کو بہگا دیا تب **میران محمد شاہ**
اور عماد الملک نے متفق ہوکے بادشاہ سے لڑائی کی پھر بھی شکست ہوئی
مجبوراً عماد الملک ملو خان حاکم مالوہ کے پاس بہاگ گیا اور محمود شاہ

کے ملک کو لوٹنے لگا تب میران مبارک شاہ نے بادشاہ کی ملازمت
حاصل کی دریا خان غوری کو اسقدر قوت ہوگئی کہ محمود شاہ برائے نام
بادشاہ رہگیا مجبوراً محمود شاہ باتفاق جرجیو کیوتریا زکے قلعہ ارک
احمد آباد سے نکل کے عالم خان لودی کے پاس کہ دولقہ
اور دندوقہ اوسکی جاگیر مین تہا چلا گیا اور عالم خان لودی نے
بادشاہ کا آنا غنیمت سمجہ کے چار ہزار فوج جمع کی اور دریا خان کا
انتظار کرنے لگا اور دریا خان غوری نے باغواے چند مفسدین
محافظ خان وغیرہ کے ایک لڑکے مجہول النسب کو بادشاہ کرکے
اور امیرون کو جاگیر کا لالچ دیکے دولقہ کو روانہ ہوا عالم خان
لودی نے بادشاہ کو ساتھہ لیکے پہلے ہی حملے مین دریا خان کو شکست
دی اور فوج خاصہ مین گہس گیا مگر جب باہر نکلا سوای پانچ آدمیون
کے اور کسی کو نہ پایا فوراً اوسکے دل مین خیال آیا کہ جو سوار پہلے
شکست کہاکے بہاگے ہین وہ احمد آباد پہونچکر غوری کی شکست بیان
کرینگے مجکو بھی احمد آباد پہونچنا چاہیے پس بہت جلد احمد آباد کو پہونچکے
بادشاہ کی فتح کی خبر بیان کی ایک جماعت کہ پہلے سے شکست کا حال
معلوم کرچکے تھی اس سے متفق ہوگئی اور دریا خان کا گہر لٹ گیا
عالم خان لودی نے شہر کے دروازون کو مضبوط کرکے بادشاہ کو
بلایا بادشاہ فوراً پہونچ گیا تب دریا خان شیر شاہ کے پاس
بہاگ گیا تہوڑے ہی عرصے مین عالم خان کا بھی دماغ خراب گیا
اور خود مختاری کرنے لگا اوسوقت بادشاہ نے امیرون کو متفق
کرکے اوسکی گرفتاری کا قصد کیا عالم خان اس بات کے سنتے ہی

شیر شاہ کے پاس بہاگ گیا اور ملک گجرات مفسدون اور بدذاتون سے پاک ہوگیا بادشاہ نے اطمینان پاکے اور نظم ونسق کرکے گجرات کو مثل سابق کے حالت اصلی پر کردیا اور امیرون کے ساتھ عمدہ سلوک کرنے لگا پہر احمد آباد سے بارہ کوس پر ایک شہر تعمیر کرکے محمود آباد نام رکھا مگر شہر ناتمام تہا کہ بادشاہ کی شہادت ہوگئی جسکا حال اپنے مقام پر آئے گا۔ محمود شاہ نے ۹۴۹ھ ہجری کو سورت مین قلعہ بنانے کا حکم دیکے اہتمام اوسکا خداوند خان کے سپرد کیا قلعہ بنانے کی وجہ خاص یہ ہے کہ نصارا کی مزاحمت سورت مین زیادہ تھی بادشاہ نے خداوند خان کو وہانکا حاکم کرکے قلعہ بنانیکی اجازت دی قلعہ بناتے وقت نصارا نے لڑائی بھی کی مگر شکست کہائی اور قلعہ مضبوط نیکر طیار ہوگیا اور غلہ اور آذوقہ و توپ وضرب زن وغیرہ سے قلعہ خوب آراستہ کیا گیا نصارا نے رشوت وغیرہ کا لالچ بھی خداوند خان کو دیا مگر خداوند خان نے منظور نہین کیا ملا محمد استرابادی نے اسکے تاریخ خوب لکہی ہے۔ سنہ ۱۵۴۲ء

قطعۂ تاریخ

بادشاہ بحر و بر محمود شاہ بے ہمال — ناصر دنیا و دین و خسرو جمشید رائے
قلعہ در بندر سورت مرتب شد کزو — گشت خیرہ دیدۂ گردون و شد حیرت فزائے
خان اعظم خان دریا دل غضنفر بیگ ترک — بانی آن قلعہ محکم بہ توفیق خدائے
آفرین آمد زسیاہان افلاک و زمین — کز چنین کارے بناشد غیر ایزد رہنمائے
سد اسکندر بود بر روے یاجوج فرنگ — کامدہ از غیب دار و بر لب این بحر جائے

از پئے سال بنا اندیشہ شد اندر طلب در رہ عجز اندر آمد عقل را سر زیر پائے

این ندا آمد ز غیب از بہر تاریخش بگوش

سد بود بر سینہ وجانِ فرنگی این بنائے

سنہ ۹۹۱ ہجری تک محمود شاہ نے نہایت عمدگی کے ساتھہ سلطنت کی کچھہ ۱۵۸۹ع
ملک مین فساد نہ تہا ایک روز برہان نامے خادم سلطان کہ شکار کے
وقت پیش نماز و متقی و پرہیزگار تہا کچھہ خطا کی بادشاہ نے اوسے دیوار
مین چنوا دیا مگر جب اوسنے الحاح وزاری بہت کی اوسوقت خطا معاف
کرکے پہر خدمت اولین عطا کی مگر اوسکے دل مین بادشاہ کی طرف سے
کینہ پیدا ہوا اتفاقاً دوسری مرتبہ پہر اوس سے شکار مین خطا سرزد
ہوئی اور بادشاہ نے اوسے گالیان دین بعد واپسی شکار کے
مسکرات کا استعمال کرکے سلطان سو گیا اور بادشاہ نے دو سو آدمی
جنکا لقب شیر کش تہا برہان کے ہمراہیون مین کر دیئے تھے اوسنے
اون لوگون کو بہ طمع مال فریفتہ کرکے بادشاہ کے قتل پر آمادہ کیا اور
دولت اپنے خواہرزادہ کو ساتھہ لیکے خوابگاہ سلطان مین پہونچا
دولت نے بادشاہ کے بال کہ نہایت دراز تھے پکڑ کے پلنگ کے
پایہ مین باندہ دیئے تاکہ بادشاہ اوٹھہ نہ سکے اور بادشاہ ہی کی تلوار
کو لیکر حلق پر رکہنا چاہی بادشاہ نے جاگ کر اوٹھنا چاہا مگر بوجہ بندہی
ہونے بالون کے نہ اوٹھہ سکا شہید ہو گیا برہان کہ دروازہ کے پاس
کہڑا تہا سوچا کہ دو چار امیر کہ سلطان کے زیادہ تر مقرب ہین اونکو
بہی کسی حیلہ سے بلا کے قتل کرنا چاہیے تاکہ یہ سلطنت عمدہ طور سے مجھے
ملجائے پس مطربون کو گانے کا حکم دیکے اور وہ شیر کش آدمیون کو

سلح اندر لیجا کے مناسب جگہون پر کھڑا کر دیا اور امیرون کو طلب کیا
خداوند خان اور آصف خان وزیر حاضر ہوئے اونکو اوس
بیرحم نے شہید کر ڈالا اور اعتماد خان کو بھی طلب کیا تہا مگر وہ نہین
آیا عبدالصمد شیرازی المخاطب بہ افضل خان حاضر ہوا افضل خان
سے برہان نے کہا کہ آصف خان وزیر سے سلطان ناراض ہو گئے
ہین تمکو منصب وزارت دین گے افضل خان نے جواب دیا کہ جب تک
بادشاہ کو مین نہین دیکہہ لونگا مین کچہہ نہین کہہ سکتا برہان افضل خان
کو سلطان کی نعش پر لیگیا افضل خان نے بادشاہ کو کشتہ دیکہکے شور و
غوغا مچایا اوسوقت اوسکو بھی کہ پیرہفتادسالہ تہا برہان نے شہید کیا
اور مردم اوباش اور سپاہیون کو زرخطیر اور ہاتھی اور خطاب دیکے
تخت پر بیٹہا جب یہ خبر مشہور ہوئی تب عمادالملک اور الغ خان حبشی اور
دوسرے امیرون نے اوسکا مقابلہ کیا اور پہلے ہی حملہ مین شیروان کے
ہاتہہ سے واصل جہنم ہوا نعش اوسکی تمام شہر مین گہسیٹی گئی محمود شاہ نے
۱۸ سال دو مہینہ چند روز بادشاہت کی ۔

ذکر سلطنت سلطان احمد شاہ گجراتی و واقعات کثیر الاختلال سلطنت

بادشاہ سیزدہم ۱۳

جب محمود شاہ نے شہادت پائی بوجہ لاولدی کے اعتماد خان نے
باتفاق میران سید مبارک بخاری اور دوسرے امیرون کے
رضی الملک نامی ایک لڑکے کو احمد شاہ ثانی کے اولاد سے تخت پر

بٹھاکر احمد شاہ کے نام سے ملقب کیا اور ملک کا انتظام اپنے ہاتھہ مین رکھا پانچ برس تک یہی کیفیت رہی آخر کو احمد شاہ بہاگ کے سید مبارک بخاری کے پاس چلا گیا اور موسیٰ خان فولادی اور سادات خان اور اعظم خان مالوی بادشاہ کے پاس حاضر ہوے اور اعتماد خان معہ عماد الملک اور اختیار خان کے سید مبارک کے مقابلہ مین آیا مین لڑائی مین توپ کے گولہ سے سید مبارک مارا گیا اور بادشاہ کو شکست ہوئی چند روز تک جنگل مین پھرا کیا اسی عرصہ مین عماد الملک اور تاتار خان غوری نے اعتماد خان کے گھر مین گھسکر توپین مارنا شروع کین اعتماد خان پریشان ہوکے پال کو چلا گیا اور پھر فوج جمع کرکے بہت جلد موقع پر پہونچا تب اسطرح صلح ہوئی کہ امر وکالت بدستور سابق اعتماد خان کو دیا جاے اور ملک بہروچ اور محمد آباد اور نادوت معہ اون پرگنات کے جو درمیان دریاے مہندری اور نربدا کے واقع ہین عماد الملک کے جاگیر مین رہین اور ایک ہزار پانسو سوار احمد شاہ کے پاس ہر وقت موجود رہین بادشاہ چونکہ ناتجربہ کار اور بیوقوف تہا اپنے ہمنشینون سے علانیہ کہا کہ تاکہ مین اعتماد خان کو جسطرح کیلہ کو چورنگ مین کاٹتا ہون کاٹونگا ایک رات کو اعتماد خان نے قابو موقع پاکر بادشاہ کو قتل کیا اور نعش دریا مین بہا کے شہرت دیدی کہ وجیہ الملک کے گھر مین ناوانستہ بادشاہ مارا گیا۔ آٹھہ سال بادشاہ نے اس تنزل و انقلاب کے ساتھہ بادشاہت کی۔

ذکر شاہی سلطان مظفر بن محمود شاہ گجراتی

بادشاہ چہاردہم

بعد قتل سلطان احمد شاہ کے اعتماد خان نے ایک لڑکے کو امیران گجرات کے سامنے لاکر قسم کہائی کہ یہ لڑکا فرزند صلبی محمود شاہ کا ہے پانچ مہینے اسکے حمل کو گذر گئے تھے اسلئے مین نے اسقاط حمل نہین کیا تہا ناچار امیرون نے سلطان مظفر کو بادشاہ کرکے تمام ملک گجرات کو اسطرح پر تقسیم کرلیا۔ کہ ملک پٹن سے پرگنہ کدئی تک موسے خان اور شیر خان کے قبضہ مین آیا اور راوہن پور اور تروارہ اور مورچ پور وغیرہ فتح خان بلوچ نے لیئے۔ اور وہ پرگنات جو درمیان دریاے صابرمتی اور مہندری کے واقع ہین اعتماد خان کو ملے اور بندر سورت اور ناوت اور محمد آباد جہیا پیر پر چنگیز خان بن عماد الملک نے قبضہ کیا۔ اور رستم خان خواہرزادہ چنگیز خان کو بہروچ ملا اور دولقہ اور ندوا قصبہ سید میران ولد سید مبارک بخاری کی جاگیر مین دیا گیا۔ اور قلعہ جوناگڈہ اور سورت امین خان غوری کے حصہ مین آیا اعتماد خان مظفر شاہ کو اپنا مبدی سمجہتا تہا اور آپ بہی پیچہے اوسکے تخت پر بیٹہتا تہا فتح خان کو چنگیز خان اور شیر خان سے بوجہ ملحق ہونے جاگیر کے رنجش ہوگئی تہی اور ایک مرتبہ لڑکے شکست بہی کہا چکا تہا اعتماد خان کے پاس چلا گیا اعتماد خان نے پیچہا کہا کے واسطے

موسیٰ خان قلعہ پٹن مین قلعہ بند ہوا اور الحاح ولجاجت کا کوئی دقیقہ
اوٹھا نہین رکھا مگر صلح نہین ہوئی جب موسیٰ خان وغیرہ عاجز آئے
اوسوقت جوانان خرد سال غولادیون نے موسے خان وغیرہ سے کہا
کہ جب ہمارے عجز اور زاری کو اعتماد خان قبول نہین کرتا ہے تو اب
سوائے جان دینے اور لڑ مرنے کے کوئی چارہ نہین ہے پس قریب
پانسو نوجوانون کے قلعہ سے باہر نکلے اوسوقت موسے خان اور شیر خان
بھی قریب تین ہزار فوج کے کہ اونکے پاس تھے لیکر باہر آئے اور اعتماد خان
کے لشکر پر جو تیس ہزار سوار سے کم نہ تھا دھاوا کیا اعتماد خان کو شکست
ہوئی حاجی خان غلام سلیم شاہ بن شیر شاہ کہ اعتماد خان کی فوجہا
عمدہ سردار تھا بھاگ کے شیر خان اور موسے خان کے پاس چلا آیا
شیر خان وغیرہ نے پیغام بھیجا کہ حاجی خان کی جاگیر آپکو دینا ہوگی مگر اعتماد خان
نے منظور نہین کیا پھر لڑکر شکست کہاکے بہروچ کو بھاگ گیا اور چنگیز خان
کو اپنے ہمراہ لایا مگر لڑائی مین مصلحت نہ دیکھہ کر مجبوراً حاجی خان کو جاگیر
دیکے احمد آباد کو مع چنگیز خان کے لوٹ آیا اوسوقت چنگیز خان نے
اعتماد خان کو پیغام بھیجا کہ محمود شاہ ثالث کا کوئی لڑکا نہ تھا تمنے
مظفر شاہ کو اوسکا لڑکا قرار دیکے تخت پر بٹھایا ہے اور جب تک تم
نہین آتے ہو اوسوقت تک کوئی سلام کو نہین حاضر ہوتا اسکی کیا وجہ
ہے اگر فی الحقیقت یہ پسر صلبی محمود شاہ کا ہے تو تمہارا پیچھے بیٹھنا بیشک
پاس ادب سے بعید ہے تمکو بھی مثل اوروں کے حضرت کرنا چاہیے
نہ کہ بزرگانہ برتاؤ کرتے ہو اعتماد خان نے جواب دیا کہ مظفر شاہ
بیشک فرزند صلبی محمود شاہ کا ہے میری قدر منزلت کا حال عماد الملک

تمہارا باپ خوب جانتا تہا شیر خان نے مخالفت کے بارہ مین ہرچند منع کیا مگر چنگیز خان نے نہ مانا اور پہر خط اعتماد خان کو لکہا کہ میرے پاس لشکر زیادہ ہو گیا ہے جاگیر جو میرے پاس ہے وہ لشکر کے خرچ کو کافی نہین ہے اور مجھے جاگیر دیجائے اعتماد خان نے چاہا کہ حاکم برہانپور سے چنگیز خان کو لڑا دے یہ سوچکے جواب بہیجا کہ ندربار ہمیشہ سے امیران گجرات کی جاگیر مین رہا ہے تم اوسکو فتح کرکے اپنی جاگیر مین لیلو چنگیز خان فریب مین آکے اور لشکر کو جمع کرکے ندربار پر جاکے قبضہ کر لیا اور حرص کیوجہ سے حدود تہانیسر تک قبضہ کرتا چلا گیا تب محمد میران شاہ فاروقی نے حاکم برار کو ساتہہ لاکر چنگیز خان کو بہگا دیا اور ندربار کو پہر لے لیا اسی درمیان مین محمد حسین مرزا و الغ مرزا و حسین مرزا و مسعود حسین مرزا و شاہ مرزا اکبر بادشاہ کے خوف سے بہاگ کے چنگیز خان کے پاس آئے چنگیز خان نے خوش ہوکے چند پرگنہ جاگیر مین دیئے اور مرزاؤن کو لیکے اعتماد خان پر لشکر کشی کی اور برودرہ پر بلا لڑے بہڑے قابض ہوکے جب محمود آباد کو پہونچا اعتماد خان کے پاس پیغام بہیجا کہ تہانیسر کی شکست کے باعث تم ہو اگر تم ہمارے مدد کرتے تو یہ نوبت نہ آتی اب مین سلطان کی تہنیت و مبارکباد کے لیئے حاضر ہوتا ہون آپ سلطان کو چہوڑکے اپنی جاگیر کو چلے جایئے سلطان اپنے موروثی ملک کا انتظام جسطرح مناسب سمجہین گے کرینگے اعتماد خان نے مظفر شاہ کو ساتہہ لیکے باتفاق سادات خان بخاری اور اختیار الملک اور ملک شرف اور الغ خان اور جہاز خان حبشی اور سیف الملک

کے شہر سے نکلکر موضع کادری مین کہ چھہ کوس محمود آباد سے ہے مقابلہ کیا مگر مرزاؤن کی شجاعت قبل کی لڑائی مین دیکھہ چکا تہا سراسیمہ ہوکر بغیر لڑے بھڑے دونگر کو بھاگ گیا اور الغ خان وجہاز خان وغیرہ بادشاہ کو احمد آباد لیگئے۔ مظفر شاہ احمد آباد سے بیرپور معمور آباد کو روانہ ہوا اور چنگیز خان نے اعتماد خان کے گہر مین اوتر کے شیر خان سے اسطرح پر صلح کی کہ دریا صابرمتی کے جو اوسطرف ہے وہ شیر خان سے تعلق رکہے اسی عرصہ مین میران محمد شاہ فاروقی نے گجرات کو سلطان سے خالی دیکہہ کے چڑہائی کی چنگیز خان نے مرزاؤن کو ساتھہ لیکر مقابلہ کیا اور شکست دیکر اسیر کو بہگا دیا۔ اسوقت مرزاون کو اس کارنمایان کے صلہ مین علاقہ بہروچ مین چند پرگنہ دیے مگر مرزاؤن کا خرچ اوباشون کیوجہ سے زیادہ تہا اور خرچ کفایت نہ کرتا تہا اور اوسی عرصہ مین شرف الدین حسن مرزا داماد ہمایون شاہ بھی آیا تب مرزاؤن نے چند پرگنے بلاپور جسپر چنگیز خان کے اپنے قبضہ مین کرلیے چنگیز خان نے اس خبر کو سنکر حبشی اور گجراتی فوج اونکے مقابلہ کے لیئے روانہ کی مگر مرزاؤن نے شکست دیکر اور تعاقب کرکے جو خرد سال تھے اونکو اپنے پاس رکہا اور داڑہی والونکی ناکون مین تیر پہنا کر اور مشکین باندہکر حلقہ لکڑی کا اونکے گلون مین ڈالکر نہایت اہانت سے نکال دیا اور اس خیال سے کہ چنگیز خان اس مرتبہ خود آکے گابرہان پور ہوتے ملک مالوہ کو چلے گیئے اور الغ خان اور جہاز خان نے مظفر شاہ کو اعتماد خان کے پاس دونگر مین پہونچا دیا اور سپاہیون کا خرچ طلب کیا مگر اعتماد خان نے

کچھہ شنوائی نہین کی تب بموجب طلب چنگیز خان کے باتفاق اختیار الملک
کے احمد آباد کو روانہ ہوئے جب حوض کاکریا پر پہونچے سلطان محمود
کے باغین بتدیل لباس کے لیئے اور ترے چنگیز خان نے سُنکے استقبال
کیا اور سب کو باین شرط کہ وقت ملاقات اور سلام کے حاجب مانع ملاقات
نہون شہر مین بخوشی تمام لے آیا اور گہر بود و باش کے لیئے ہر ایک کو
عطا کرکے خوش کیا بعد مدت کے ایک جاسوس نے بیان کیا کہ الغ خان
اور جہاز خان کو چنگیز خان چوگان بازی کے بہانے سے میدان
بہدر مین قتل کیا چاہتا ہے ہنوز سخن ناتمام تہا کہ چنگیز خان کا آدمی
بھی بھی پیغام لایا کہ کل میدان بہدر مین چوگان بازی ہوگی آپ لوگ
بھی چلین۔ الغ خان نے پریشان ہوکے سیف الملک کے مکان
پر جاکے جہاز خان اور رشیدی بدر شاہی اور مجلدار خان اور
خورشید خان کو بُلاکے یہ حال کہا سب نے پریشان ہوکے یہ رائے
قرار دی کہ پیشدستی کرکے چنگیز خان کو قتل کرنا چاہیئے صبح کو یہ سب چنگیز خان
کے دربار مین پہونچے اور باتفاق چنگیز خان کے میدان بہدر کو روانہ
ہوئے اثنائے راہ مین جہاز خان نے موقع پاکے ایسی تلوار ماری
کہ چنگیز خان کا سر کٹ گیا اور رستم خان خواہرزادہ چنگیز خان
نغش خالو کی اوہٹاکر بہروج کو بہاگ گیا اور الغ خان حبشی اور اعتماد خان
وجہاز خان نے اعتماد خان کو طلب کیا اوسی روز بدر خان
اور محمد خان پسران شیر خان نولادی کہ تہنیت کے لیئے آئے
ہوئے تھے سب نے متفق ہوکر از سر نو اپنے لیئے جاگیرین تقسیم کین
اور شیر خان نے سادات خان کو بہیجکے دیوار خان پوربندر

کو توڑ کے قلعہ بہدر پر قبضہ کر لیا۔ بعد چند روز کے جب اعتماد خان مظفر شاہ کو لیکے آیا قلعہ کو سادات خان کے قبضہ مین پاکر خط شیر خان کو لکھا کہ یہ قلعہ ہمیشہ سے شاہان گجرات کا گہر ہے آپکو اسکی حفاظت لازم تھی نہ یہ کہ آپ نے قبضہ کر لیا اب بادشاہ آگیا ہے قلعہ خالی کر دیجیے تاکہ بادشاہ اپنے گہر مین قیام کرے شیر خان نے قلعہ کو خالی کر دیا اسی عرصہ مین خبر پہونچی کہ چنگیز خان کے قتل کی خبر سنتے ہی مرزا بہروج کو روانہ ہوے ہین اختیار الملک اور الغ خان نے اعتماد خان سے کہا کہ ملک بہروج کا افسر سے خالی ہے ہم لوگ چلکے قبضہ کرلین شیر خان سے بہی اس بارہ مین مشورہ پوچھا گیا شیر خان نے کہا کہ تین گروہ ہوکے جانا چاہیے اول الغ خان جشیون کی جماعت سے روانہ ہو جب وہ ایک منزل جا چکے تب اعتماد خان اونکے پیچہے اوس طرف کو جائے بعد سب کے تین روانہ ہونگا الغ خان اور جہاز خان روانہ ہوکر محمود آباد کو پہونچے اور اعتماد خان نے گہبرا کے فسخ عزیمت کی۔ الغ خان کو یہ حرکت سخت ناگوار ہوئی اور صلاح کر کے پرگنہ کنپایت اور پرگنہ جلاد وغیرہ پر قبضہ کر لیا اور مرزاون نے فرصت پاکے قلعہ چمپانیر اور قلعہ بندر سورت و دیگر مواضع پر قبضہ کر کے قلعہ بہروچ کو بہی رستم خان سے لیلیا۔ چونکہ الغ خان کے پاس آدمی کثرت سے جمع ہو گئے تھے الغ خان نے جہاز خان سے کہا کہ ایک پرگنہ اعتماد خان کا انکے مصارف مین صرف کرنا چاہیے جہاز خان نے جواب دیا کہ جسقدر کہ اوسکی ذات اون لوگون سے کرو گے مجھ سے کرو تو مین اوسنے زیادہ کام آؤنگا۔ اس بارہ مین نزاع واقع ہوئی جہاز خان

اعتماد خان کے پاس سے چلا گیا حبشیون کی شوکت مین فرق آگیا
الغ خان حبشی و سادات خان بخاری شیر خان کے پاس چلے گئے
مظفر شاہ نے بھی موقع پاکے قبل مغرب کھڑکی سے نکل کے عیاش پور
مین کہ نزدیک قصبہ سرکنج کے ہے الغ خان کے لشکر مین پہونچا الغ خان
بغیر اسکے کہ حاضر ہو شیر خان کے پاس گیا اور کہا کہ مظفر شاہ بلا اطلاع
میری میرے لشکر مین آیا ہے شیر خان نے کہا کہ مہمان عزیز ہے اوسکی
خدمت واجب ہے اسی عرصہ مین اعتماد خان کا خط شیر خان کے
پاس آیا لکھا تہا کہ مظفر شاہ پسر صلبی محمود شاہ کا نہین ہے بدین وجہ
مین نے مرزاؤن کو بلایا ہے کہ گجرات اونکو سونپ دون شیر خان نے
سید جاند اور دوسرے سادات سے دریافت کیا کہ وقت جلوس
مظفر شاہ کے اعتماد خان نے کیا کہا تہا سادات نے جواب دیا کہ وقت
جلوس مظفر شاہ کے اعتماد خان نے تمام اکابر اور امیرون کے سامنے
قسم کہائی تہی کہ یہ لڑکا پسر صلبی محمود شاہ کا ہے پس شیر خان بادشاہ
کیخدمت غلامانہ بجا لایا چونکہ اعتماد خان نے مرزاؤن کو بہروچ سے
بلایا تہا اسلیے حبشیون اور مرزاون سے ہر روز لڑائی ہوتی تہی اور
جب لڑائی کو طول ہوا اوسوقت اعتماد خان نے ۹۸۰ ہجری کو عرضداشت
بحضور اکبر بادشاہ ناگور مین روانہ کے اکبر بادشاہ فوراً گجرات کو
روانہ ہوا شیر خان کہ احمد آباد کا محاصرہ کئے ہوئے تہا بہاگ گیا
اور ابراہیم حسین مرزا برودرہ اور بہروچ کو چلے گئے اور
اعتماد خان اور مرزا ابو تراب شیرازی اور الغ خان حبشی اور
جہانر خان اور اختیار الملک اکبر بادشاہ کے ملازم ہو گئے اور

مظفر شاہ بھی شیر خان سے جدا ہوکے اکبر بادشاہ کے پاس حاضر ہوا
ملک گجرات کا بالکل اکبر بادشاہ کے قبضہ مین آگیا جب بہروچ مین
پہونچا والدہ چنگیز خان نے جہانگیر خان پر قتل کا دعوے کیا بادشاہ
نے جہانگیر خان کو قتل کرکے قصاص چنگیز خان کا لیا اور مظفر شاہ کو
آگرہ مین لیجاکے خان خانان کے سپرد کیا نعیم خان خان خانان نے
اپنی لڑکی کے ساتھہ شادی کردی مگر چند روز کے بعد بدگمان ہوکے
سنہ ۱۵۸۷ء اوسکو قید کیا مظفر شاہ ۹۸۹ ہجری کو کسی طرح بھاگ کے پھر گجرات
کو پہونچا اور لشکر جمع کرکے قطب الدین خان حاکم گجرات کو کہ اکبر
شاہ کیطرف سے تھا قتل کرکے پھر احمد آباد پر قبضہ کر لیا اور چند روز
سنہ ۱۵۸۹ء بادشاہت کی آخر کو اکبر شاہ نے سنہ ۹۹۱ ہجری کو مرزا عبدالرحیم
خان خانان کو بھیجا خان خانان نے مظفر شاہ کو جوناگڈہ کی طرف
بھگاکے دوبارہ اچھی طرح سے گجرات پر قبضہ کر لیا مظفر شاہ نے ۳ سال
اور چند مہینے سلطنت کی۔

اعلان

جمیع شایقان و تاجران کیخدمت مین عرض ہو کہ خدا وی نے اس کتاب کو بڑی
محنت اور جانفشانی سے طیار کیا ہی لہذا کوئی صاحب بلا اجازت میری قصد طبع
کا نہ فرماین حیوض نفع کے نقصان نہ اوٹہاین جسقدر کتابین مطلوب ہون طلب فرماین تعمیل ہوگی

المشتہر

خادم قوم منشی سید نجم الدین احمد سنبھلی محلہ اشرف پورہ

واحد نمبر	۳۹۳۱۱
	۹ ج
کتاب نمبر	۱۰۴ ا

داخلہ نمبر	۳۹۳۱۱
	۹ ح
کتاب نمبر	۱۰۴ ل